WWW.PAKSOCIETY.COM



www.paksociety.com
www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

CH 5

بچوں کے لئے فیصل شہزاد کا نیا جاسوسی کارنامہ ۵

غدّار جاسوس

جوانا لائبریری بستی اللہ بخش
بیلے والی تحصیل جتوئی ضلع مظفرگڑھ

مظہر کلیم ایم۔اے



یوسف برادرز
پاک گیٹ ملتان

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

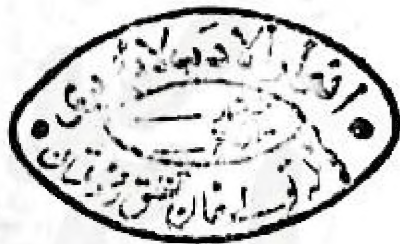
WWW.PAKSOCIETY.COM

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ

ناشران ——— اشرف قریشی
——— یوسف قریشی
پرنٹر ——— محمد یونس
طابع ——— ندیم یونس پرنٹرز لاہور
قیمت 12/- روپے



جوانا لائبریری بستی اللہ بخش



"شہزاد! ارے بھئی شہزاد کہاں ہو"۔ فیصل کی آواز کمرے سے باہر صحن میں گونجی۔ اس کے لہجے میں بے پناہ جوش تھا۔

"کیا بات ہے یار! کیوں شور مچا رکھا ہے؟ مجھے کھانا تو کھانے دو"۔ شہزاد نے جو اپنے کمرے میں کھانا کھانے میں مصروف تھا، قدرے تاخیر سے جواب دیا۔

"شہزاد یار! تمہیں تو ہر وقت کھانے کی پڑی رہتی ہے۔ دیکھو یہ خط"۔ فیصل نے کمرے میں داخل ہوتے ہی اس کی میز پر

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

ایک لمبا سا لفافہ پھینکتے ہوئے کہا۔

مگر شہزاد نے آنکھ اُٹھا کر بھی لفافے کی طرف نہ دیکھا۔ وہ تیزی سے مُرغ کی ٹانگ بھنبھوڑنے میں مصروف رہا۔

"گولی مارو کھانے کو، یہ خط پڑھو۔" فیصل نے جھنجلا کر اس کے سامنے سے پلیٹ اُٹھا کر ایک طرف رکھتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے یہ کیا کر رہے ہو؟" شہزاد نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا مگر فیصل نے اس کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مُرغے کی ٹانگ بھی جھپٹ لی اور اس کو دروازے سے باہر اچھال دیا۔

"ڈریکولا"۔ فیصل نے چیخ کر کہا۔

"جی آقا!" ڈریکولا کسی جن کی طرح فوراً ہی نمودار ہوگیا۔

"اٹھاؤ یہ سب برتن۔ جلدی کرو۔" فیصل نے چیختے ہوئے کہا۔

اور پھر شہزاد ارے ارے کرتا رہ گیا

مگر ڈریکولا نے چند ہی لمحوں میں میز صاف کر دی۔

"کیا مصیبت آگئی ہے اس خط میں؟ ابھی میں نے کھانا شروع ہی کیا تھا کر تم ٹپک پڑے"۔ شہزاد نے رومال سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے کہا۔

"ہمیں آران جانا ہے آران"۔ فیصل نے لفافہ شہزاد کی آنکھوں کے سامنے لہراتے ہوئے کہا۔

"آران جانا ہے! مگر کیوں؟" شہزاد کے چہرے پر واقعی حیرت کے آثار ابھر آئے۔

"یہ پڑھ لو"۔ فیصل نے لفافے میں سے ایک کاغذ نکال کر شہزاد کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

اور پھر شہزاد نے کاغذ کھول کر پڑھنا شروع کر دیا۔

کاغذ کے ایک کونے میں سنہرے رنگ کا خوبصورت مونوگرام بنا ہوا تھا اور کاغذ

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

یہ مضمون ٹائپ شدہ تھا۔ شہزاد نے چند ہی لمحوں میں اسے پڑھ لیا۔

"کمال ہے بڑی اہمیت ہوگئی ہے ہماری"۔ شہزاد نے کاغذ کو تہہ کرتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تیر رہی تھی۔

"کیسے نہ ہو، ہم کسی سے کم ہیں۔ اب دیکھو! حکومت آران نے باقاعدہ ہماری حکومت سے درخواست کی ہے کہ ہم ان کے ملک میں آکر کام کریں"۔ فیصل نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔

"مگر یار فیصل! حکومت آران کے پاس آدمیوں کی کمی ہے جو اس نے ہمیں طلب کیا ہے"۔ شہزاد نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"آدمیوں کی تو کوئی کمی نہیں ہے مگر فیصل، شہزاد اور ڈریکولا کہاں سے آتے"۔ فیصل نے منہ بناتے ہوئے کہا اور شہزاد اس کی بات پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"چلو ٹھیک ہے اس بہانے آران کی سیر بھی ہو جائے گی۔ ویسے بھی آجکل کالج میں چھٹیاں ہیں اور ہم بور ہو رہے ہیں"۔ شہزاد نے کہا۔

"یہ بات ہوئی نا۔ میں ابھی جا کر منظوری کا اعلان کرتا ہوں۔ بس تم چلنے کی تیاری کرو"۔ فیصل نے کہا اور پھر وہ لفافہ اٹھا کر خوشی سے اچھلتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

"ڈریکولا ارے ڈریکولا"۔ فیصل کے جاتے ہی شہزاد نے آواز دی۔

"جی حضور!" ڈریکولا فوراً ہی نمودار ہوگیا

"بھئی وہ میرا کھانا کہاں ہے؟ بھوک کے مارے پیٹ میں شیر دوڑ رہے ہیں"۔ شہزاد نے اپنے پیٹ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"کھانا تو ختم ہوگیا ہے جی آقا"۔ ڈریکولا نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ختم ہوگیا! کیا مطلب؟ کیا مجھے بھوکا

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

مارنے کا ارادہ ہے؟ جاؤ بھاگو اور کسی قریبی ہوٹل سے کھانا لے آؤ۔" شہزاد نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا۔ غصے کی وجہ سے اس کا چہرہ بالکل سُرخ ہوگیا تھا۔

"جی سرکار"۔ ڈریکولا نے تیزی سے دروازے کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"اور سنو!" شہزاد نے اُسے روکتے ہوئے کہا۔

"جی حضور!" ڈریکولا یوں رُک گیا جیسے کسی کھلونے کی چابی یکدم ختم ہوگئی ہو۔

"آئندہ مجھے کبھی یہ نہ کہنا کہ کھانا ختم ہوگیا ہے۔ یہ الفاظ اپنی لغت سے نکال پھینکو، سمجھے"۔ شہزاد نے سنجیدہ لہجے میں اُسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"جی آقا! نکال دیئے"۔ ڈریکولا نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب جاؤ اور کھانا لے کر آؤ۔ مگر جلدی۔ بھوک مجھ سے زیادہ دیر برداشت نہیں

ہو سکتی"۔ شہزاد نے کہا۔

اور پھر ڈریکولا تیزی سے مڑ کر دروازے سے باہر نکل آیا۔

"پتہ نہیں یہ آرانی حکومت کو ہماری کیا ضرورت پڑ گئی ہے۔ چلو ٹھیک ہے دیکھا جائے گا۔ دیر ہی سہی"۔ شہزاد نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کی نظریں دروازے کی طرف ہی جمی ہوئی تھیں۔ جدھر سے ڈریکولا نے کھانا لے کر آنا تھا۔ اور وہ بار بار اپنے پیٹ پر ہاتھ پھیر رہا تھا۔

پھر تھوڑی کے بعد ہی ڈریکولا ایک بڑی سی ٹرے اٹھائے دروازے میں داخل ہوا۔

ڈریکولا کو آتے دیکھ کر شہزاد کے چہرے پر بشاشت دوڑ گئی۔

پھر جیسے ہی ڈریکولا نے کھانا میز پر رکھا، شہزاد اس پر یوں ٹوٹ پڑا جیسے صدیوں کے بعد اُسے پہلی دفعہ کھانا

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

کھانے کا موقع ملا ہو۔
جب کہ ڈریکولا ایک طرف کھڑا بڑی اطمینان بھری نظروں سے شہزاد کو کھانا کھاتے دیکھ رہا تھا۔

جی۔آئی۔اے کا دیو پیکر طیارہ جیسے ہی تاران کے ہوائی اڈے پر اترا، مسافروں میں بےچینی سی پھیل گئی اور وہ تیزی سے اپنی بیلٹیں کھولنے میں مصروف ہو گئے۔

طیارے کی فرسٹ کلاس میں فیصل، شہزاد اور ڈریکولا بھی موجود تھے وہ بھی اٹھنے کے لئے پر تولنے لگے۔

تھوڑی دیر بعد سیڑھیاں دروازے سے لگ گئیں اور فیصل، شہزاد اور ڈریکولا دروازہ سے نکل کر مسافروں کے ساتھ

www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

سیڑھیاں اترتے ہوئے نیچے آگئے۔

فیصل اور شہزاد نے بہترین تراش کے سوٹ پہنے ہوئے تھے جب کہ ڈریکولا نے چست سیاہ پتلون اور بادامی رنگ کی چست جرسی پہن رکھی تھی۔ اس نے ہاتھ میں ایک بریف کیس پکڑا ہوا تھا۔ جس میں ان کے ضروری کاغذات اور کپڑے تھے۔

سیڑھیاں اتر کر وہ ایک ٹرانزٹ بس میں مسافروں کے ساتھ بیٹھ گئے، اور بس نے چند ہی لمحوں میں ان سب کو پسنجر لاؤنج میں پہنچا دیا۔

یہاں کسٹم اور امیگریشن کی رسمی کارروائیوں سے نپٹنے میں انہیں آدھا گھنٹہ لگ گیا اور پھر وہ باہر پبلک گیلری میں آگئے۔

"ارے ہمیں تو کہا گیا تھا کہ تمہارے استقبال کے لئے وہاں اعلیٰ افسر موجود ہوں گے۔ مگر یہاں افسر تو ایک طرف، مجھے کوئی چپڑاسی بھی نظر نہیں آرہا"۔ فیصل

نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چھوڑو افسر اور چپڑاسی کو، میں تو حیران ہوں کہ یہ جہاز والے کھانا کیا سپلائی کرتے ہیں جس سے کسی چڑیا کا پیٹ بھی نہ بھر سکے۔ یہاں ایئرپورٹ پر کوئی ریسٹورنٹ بھی نظر نہیں آرہا"۔ شہزاد کو اپنی بھوک کی فکر ستا رہی تھی۔

پھر اس سے پہلے کہ فیصل کوئی جواب دیتا، ایک خوبصورت نوجوان سی لڑکی جس نے انتہائی چست پتلون اور قمیض پہن رکھی تھی ایک کونے سے نکل کر ان کی طرف بڑھتی چلی آئی۔

"تمہارا نام فیصل شہزاد ہے"۔ لڑکی نے عجیب سی نظروں سے ان دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"میرا نام فیصل ہے اور یہ شہزاد ہے۔ اور یہ ہمارا ملازم ڈریکولا ہے۔ کیوں کیا بات ہے"۔ فیصل نے چونک کر جواب دیتے

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

ہوئے کہا۔

"حیرت ہے۔ تم دونوں تو بچے ہو۔" اس لڑکی نے حیرت سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔

"مس......" اچانک شہزاد بول پڑا۔

"میرا نام فیروزہ ہے۔ میں حکومتِ آران کی طرف سے آپ کے استقبال کے لئے آئی ہوں۔" اس لڑکی نے جواب دیا۔

"شکریہ مس فیروزہ! کیا آپ بتا سکتی ہیں کہ ایئر پورٹ پر ریسٹورنٹ کہاں ہے۔" شہزاد نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ریسٹورنٹ! مگر کیوں"؟ فیروزہ نے چونک کر پوچھا۔

"مجھے سخت بھوک لگ رہی ہے اور جب مجھے بھوک لگی ہو تو پھر مجھے اور کوئی چیز اچھی نہیں لگتی۔ حتیٰ کہ آپ جیسی خوبصورت لڑکی بھی۔" شہزاد نے سنجیدہ ہوتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ سوری! میں باتوں میں مصروف ہوگئی آیئے میرے ساتھ۔" فیروزہ نے شرمندہ لہجے میں کہا اور پھر وہ تیزی سے باہر کے دروازے کی طرف مڑ گئی۔

فیصل، شہزاد اور ڈریکولا بھی فیروزہ کے پیچھے پیچھے چلنے لگے۔

"یہاں آران میں لڑکیاں ہی اعلیٰ افسر ہوتی ہیں۔" فیصل نے شہزاد کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ اس کے دماغ پر ابھی تک اعلیٰ افسر کا بھوت سوار تھا۔

"ہوتی ہوں گی ہمیں کیا۔ نجانے یہ ہوٹل کتنی دور ہوگا۔" شہزاد نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

اور فیصل خاموش ہوگیا۔ اُسے معلوم تھا کہ اب شہزاد کھانے کے علاوہ اور کسی موضوع پر بات نہ کرے گا۔

بڑے دروازے سے نکل کر وہ لڑکی کے پیچھے چلتے ہوئے پارکنگ میں پہنچ

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

گئے۔

یہاں ایک طرف سیاہ رنگ کی ایک لمبی سی خوبصورت کار موجود تھی جس کی نمبر پلیٹ پر سنہرے رنگ کا ایک خوبصورت عقاب بنا ہوا تھا۔

"آئیے بیٹھیے"۔ لڑکی نے کار کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

"کیا یہاں کاروں میں ریسٹورنٹ بنے ہوتے ہیں"؟ شہزاد نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ! شائد آپ کو ضرورت سے زیادہ ہی بھوک محسوس ہو رہی ہے۔ بہرحال ہم جلد ہی منزل پر پہنچ جائیں گے اور پھر آپ وہاں جی بھر کر کھانا کھا سکتے ہیں"۔ لڑکی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اسے ہر وقت بھوک ہی لگی رہتی ہے۔ آپ زیادہ پریشان نہ ہوں"۔ فیصل نے ڈرائیونگ سیٹ سے ملحقہ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

شہزاد اور ڈریکولا پچھلی نشستوں پر بیٹھ گئے۔ جب کہ لڑکی نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی تھی۔

اور پھر دوسرے لمحے کار سٹارٹ ہو کر تیزی سے فراخ سڑک پر فراٹے بھرتی چلی گئی۔

"آپ کے کارناموں کی دھوم ہم سب نے سُن رکھی تھی۔ مگر آپ کو دیکھ کر یقین نہیں آتا کہ آپ ——" لڑکی نے جان بوجھ کر فقرہ اُدھورا چھوڑتے ہوئے کہا۔

"ہم نے کارنامے تو کبھی انجام نہیں دیئے بس دھوم ہی مچاتے رہے ہیں۔ پتہ نہیں آپ کو کیوں غلط فہمی ہو گئی ہے"۔ فیصل نے ناگوار سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ! شائد آپ لوگ ناراض ہو گئے ہیں۔ میں معافی چاہتی ہوں۔ مجھے ایسی بات نہ کہنی چاہیئے تھی"۔ لڑکی نے سنجیدہ ہوتے

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

ہوئے کہا۔

"ارے ایسی کوئی بات نہیں۔ میں تو سچ کہہ رہا تھا۔ ہم تو یہاں سیر کرنے آئے ہیں۔ باقی رہ گئے کارنامے۔ تو وہ خودبخود ہی ہو جاتے ہیں۔ اس میں یقین رکھیں ہمارا کوئی قصور نہیں"۔ فیصل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور لڑکی اس کی بات سُنکر بے اختیار ہنس پڑی۔

تھوڑی دیر تک مختلف سڑکوں پر دوڑنے کے بعد لڑکی نے کار ایک بیس منزلہ جدید ترین عمارت کے سامنے روک دی وہاں اور بھی بیشمار کاریں موجود تھیں۔

"یہ ہوٹل ہے"؟ شہزاد نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔

"نہیں! یہاں ہمارے ملک کی سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ سیکرٹ سروس کے سربراہ مسٹر مسلم اصفہانی سے آپ کی ملاقات طے ہے۔ وہ انتظار میں ہوں گے"۔

فیروزہ نے کار کا دروازہ کھول کر نیچے اترتے ہوئے کہا۔

"کاش! میری مسلم اصفہانی کی بجائے کسی مرغ مسلم سے ملاقات طے ہوتی"۔ شہزاد نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر کار سے نیچے اتر آیا۔

"اس ملاقات کے بعد آپ جی بھر کر کھانا کھا سکیں گے۔ چیف بہت مصروف آدمی ہیں۔ انہوں نے بڑی مشکل سے آپ کے لئے وقت نکالا ہے"۔ فیروزہ نے شہزاد کے اس تبصرے پر قدرے ناگواری سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وقت کی بجائے اگر وہ کھانا نکال لیتے تو مجھے بےحد خوشی ہوتی۔ بہرحال پرایا دیس ہے۔ مجبوری ہے"۔ شہزاد نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر وہ لڑکی کے پیچھے چلتے ہوئے اس وسیع و عریض عمارت میں داخل ہو گئے۔

ہال میں دکانیں اور شوروم تھے جہاں

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
f PAKSOCIETY

w w w . p a k s o c i e t y . c o m

WWW.PAKSOCIETY.COM

دنیا بھر کا سامان بھرا ہوا تھا اور لوگوں کا ایک ہجوم خریداری میں مصروف تھا۔

لفٹ کے ذریعے وہ سب اٹھارویں منزل پر پہنچے تو وہاں اصفہانی کنسٹرکٹرز کارپوریشن کے دفاتر تھے۔

"یہ تو کنسٹرکٹرز کے دفاتر ہیں"۔ فیصل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں! بظاہر یہاں یہی کام ہوتا ہے مگر یہ سب لوگ سیکرٹ سروس کے کارکن ہیں"۔ فیروزہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور فیصل نے سر ہلا دیا۔

فیروزہ انہیں لے کر مینجنگ ڈائریکٹر کے دفتر کے سامنے پہنچ گئی۔ وہاں مسلم اصفہانی مینجنگ ڈائریکٹر کی خوبصورت نیم پلیٹ لگی ہوئی تھی۔

فیروزہ کو دیکھ کر استقبالیہ پر بیٹھی ہوئی لڑکی نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر سامنے میز پر رکھے ہوئے ایک چھوٹے سے آلے کا بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے سامنے کی دیوار میں ایک دروازہ نمودار ہوگیا اور فیروزہ انہیں اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتی ہوئی اس دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

یہ دروازہ ایک راہداری میں کھلتا تھا۔ راہداری میں مشین گنوں سے مسلح چار افراد بڑے چوکنا انداز میں کھڑے تھے۔ فیروزہ کو دیکھ کر ان سب نے سر ہلا دیا

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

فیروزہ انہیں اپنے ہمراہ لیتی ہوئی راہداری کے آخری کونے تک بڑھتی چلی گئی۔ یہاں ایک دروازہ تھا جس پر سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا۔

دروازہ بند تھا اور ایک مسلح دربان دروازے کے باہر کھڑا ہوا تھا۔

جیسے ہی فیروزہ، فیصل، شہزاد اس دروازے کے قریب پہنچے، بلب سبز ہوگیا اور دروازہ خودبخود کھلتا چلا گیا۔ اور پھر چند لمحوں بعد وہ ایک وسیع کمرے میں موجود تھے۔

یہاں ایک بہت بڑی میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی بڑی سی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ یہ آرانی سیکرٹ سروس کا سربراہ مسلم اصفہانی تھا۔ اس کے چہرے پر سخت گیری صاف نمایاں تھی۔

"باس! یہ فیصل اور شہزاد ہیں اور یہ ان کا ساتھی ڈریکولا ہے"۔ فیروزہ نے انتہائی مودبانہ لہجے میں ان کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"السلام علیکم"۔ فیصل نے باقاعدہ مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"تشریف رکھیے"۔ چیف باس نے بغیر سلام کا جواب دیتے ہوئے سخت لہجے میں ان سے مخاطب ہوکر کہا۔ اس نے فیصل کے مصافحے کے لئے بڑھے ہوئے ہاتھ کو بھی نظر انداز کر دیا تھا۔

فیصل نے شرمندہ ہوکر ہاتھ واپس کھینچ لیا۔ شہزاد مسکرا کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ فیصل کے چہرے پر شرمندگی کے ساتھ ساتھ غصے

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

کے آثار بھی تھے۔

"آپ دونوں تو بچے ہیں۔ مجھے یقین نہیں آتا کہ آپ کی حکومت نے آپ کی جو تعریفیں کی ہیں وہ درست ہونگیں۔" مسلم اصفہانی نے بڑے حقارت بھرے لہجے میں ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"آپ نے انگریزی کا وہ قول ضرور سنا ہوگا کہ بچہ آدمی کا باپ ہوتا ہے۔ چنانچہ ہم آدمیوں کے باپ ہیں۔ مگر مجھے تو آپ آدمی بھی نظر نہیں آتے۔" شہزاد نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں آپ کو آدمی بھی نظر نہیں آتا۔ کیا بکواس ہے۔ آپ کو بات کرنے کی بھی تمیز نہیں اور چلے ہیں جاسوس بننے کیلئے۔" مسلم اصفہانی غصے سے چیخ پڑا۔

"معاف کیجئے! شدید بھوک کی وجہ سے آپ مجھے آدمی کی بجائے مرغ مسلم نظر آرہے ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ جب میرا پیٹ بھر جائے تو آپ مجھے کسی طرف

سے آدمی دکھائی دے جائیں۔" شہزاد نے بھی ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یُو شٹ اپ! نان سنس۔ میں اس ملک کی سیکرٹ سروس کا سربراہ ہوں اور میرا نام سُن کر اچھے اچھے آدمیوں کو پسینہ آجاتا ہے سمجھے۔" مسلم اصفہانی نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"اچھا! پھر تو آپ کا نام ہیٹر اصفہانی ہونا چاہیئے۔" اس بار فیصل نے جواب دیا۔ وہ اپنی بے عزتی پر ابھی تک غصے میں تھا۔

"بس فیروزہ۔" مسلم اصفہانی نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"یس باس!" فیروزہ نے انتہائی مؤدبانہ لہجہ میں کہا۔

"انہیں فوراً ایئرپورٹ پر پہنچاؤ اور کسی نہ کسی جہاز پر بٹھا کر ہمارے ملک سے نکال دو۔ اگر یہ ہماری حکومت کی درخواست پر نہ آئے ہوتے تو میں انہیں زندہ دفن کر دیتا۔" مسلم اصفہانی نے میز پر مکہ مارتے ہوئے انتہائی

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس باس! مگر وزیراعظم سے شام کو ان کی ملاقات طے ہے"۔ مس فیروزہ نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ ہاں! چلو ٹھیک ہے۔ انہیں یہاں سے لے جاؤ۔ اب یہ تمہاری نگرانی میں رہیں گے۔ میں وزیراعظم صاحب سے بات کر لونگا۔ مجھے یقین ہے کہ وہ بھی ملاقات کے بعد انہیں واپس بھیجنے کے لئے ہی کہیں گے۔ ان کی حکومت یقیناً ان کے متعلق کسی خوش فہمی میں مبتلا ہے"۔ مسلم اصفہانی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ہاتھ ہلا کر انہیں جانے کا اشارہ کیا اور مس فیروزہ تیزی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"آیئے"۔ اس نے ان تینوں سے مخاطب ہو کر کہا اور وہ بھی کرسیوں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

"آپ کو سیکرٹ سروس کا سربراہ ہونے کی بجائے خرکار ہونا چاہیئے تھا مسٹر مرغ مسلم۔

خدا حافظ"۔ شہزاد نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر تیزی سے چلتا ہوا دروازے سے باہر نکل گیا۔

فیصل نے دیکھا کہ مسلم اصفہانی کا چہرہ شہزاد کا فقرہ سن کر انتہائی غصے سے بگڑ کر رہ گیا۔ فیصل نے بھی جاتے جاتے منہ چڑا دیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ تینوں دوبارہ کار میں آ بیٹھے۔

"اب کسی ہوٹل میں چلتے ہیں"۔ فیروزہ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر کار سٹارٹ کر کے آگے بڑھا دی۔

"پلیز ذرا کسی نزدیک ترین ہوٹل میں چلیئے۔ اب بھوک برداشت سے باہر ہوتی جا رہی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ میں کار کی گدیاں ہی کھانا شروع کر دوں"۔ شہزاد نے کہا۔

"بہتر"۔ فیروزہ نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ایک شاندار ہوٹل کے کمپاؤنڈ میں کار موڑ دی۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

تھوڑی دیر بعد وہ سب ڈائننگ ہال کے ایک کونے میں رکھی ہوئی بڑی سی میز پر موجود تھے۔ فیروزہ کے حکم پر کھانا لگا دیا گیا اور پھر شہزاد کھانے پر اس طرح ٹوٹ پڑا جیسے وہ صدیوں سے بھوکا ہو۔

"آپ لوگوں نے چیف باس کی بڑی بے عزتی کی ہے۔ ان کا بس نہ چل رہا تھا ورنہ آپ کو گولی مار دیتے۔" فیروزہ نے کھانا کھاتے ہوتے کہا۔

"اور آپ کے اس گھامڑ چیف باس نے ہماری جو بے عزتی کی ہے اس کا آپ کو احساس نہیں ہے۔" فیصل نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ان کی طبیعت ہی ایسی ہے وہ بڑے سخت گیر آدمی ہیں۔" فیروزہ نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"ویسے مس فیروزہ! آپ کا سیکرٹ سروس میں کیا عہدہ ہے؟" فیصل نے پوچھا۔ شہزاد کھانے میں ہی مگن تھا اور فیصل جانتا تھا

کہ جب تک کھانا ختم نہیں ہوگا نہ ہی وہ کسی کی بات سُنے گا اور نہ کسی سے بات کریگا۔ اس لئے وہ خود ہی فیروزہ سے بات چیت میں مصروف تھا۔

"میں اے گریڈ سیکرٹ ایجنٹ ہوں، اور سیکرٹ سروس کے ایک کافی بڑے گروپ کی انچارج ہوں۔" فیروزہ نے جواب دیا۔

"اچھا! پھر تو بڑی خوشی کی بات ہے۔ ویسے مس فیروزہ! ہمیں بلانے کا اصل مقصد کیا تھا۔ کچھ ہمیں بھی تو علم ہو"؟ فیصل نے پوچھا۔

"اب کیا بتاؤں۔ میرا خیال ہے کہ شام کو آپ کو واپس بھیج دیا جائے گا۔ کیونکہ چیف باس نے آپ کو پسند نہیں کیا۔ بہرحال مسئلہ بہت بڑا ہے۔ ہمارے ملک میں ایک دہشت پسند تنظیم کی موجودگی کا پتہ چلا ہے۔ جسے کالا گلاب کہا جاتا ہے۔ یہ تنظیم بیحد طاقتور ہے اور ہمارے ملک کے قیمتی راز چرا کر ہمارے دشمنوں تک پہنچا دیتی ہے۔ سیکرٹ سروس

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
RSPK.PAKSOCIETY.COM PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

نے بیحد کوشش کی کہ کسی طرح اس تنظیم کا سراغ لگایا جائے مگر ہماری تمام کوششیں ناکام رہیں اور ہمارے قیمتی راز باہر پہنچ گئے ہیں۔ آپ کو بلانے کا مقصد اس تنظیم کو تلاش کرنا تھا۔" مس فیروزہ نے جواب دیا۔

"اوہ تو یہ بات ہے۔ مگر مس فیروزہ! آپ کی باتوں سے ظاہر ہے کہ غدار آپ لوگوں میں ہی موجود ہیں ورنہ آپ کے راز اس تنظیم تک اتنی آسانی سے کیسے پہنچ سکتے ہیں" فیصل نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ بہت خوب! تم واقعی بیحد ذہین ہو۔ اس بات کا تو ہمیں آج تک خیال ہی نہیں آیا۔ واقعی ہم میں کوئی غدار موجود ہے" اس بار فیروزہ کے لہجے میں تعریف کا پہلو نمایاں تھا۔

"ویسے اس تنظیم کے بارے میں آپ مزید تفصیلات بتا سکتی ہیں" فیصل نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"زیادہ تفصیلات کا ہمیں علم نہیں ہے

پہلی بار آج سے ایک سال قبل ایک آدمی پکڑا گیا تھا۔ اس کی جیب میں ایک خط موجود تھا۔ جو کالے گلاب کے سربراہ کی طرف سے لکھا گیا تھا اور جس میں اسے حکم دیا گیا تھا کہ وہ ہمارے ایٹمی پلانٹ کے متعلق معلومات حاصل کرے۔ اس آدمی نے خودکشی کر لی۔ اس طرح ہمیں کالے گلاب کے متعلق پتہ چلا۔ پھر چند اور آدمی پکڑے گئے مگر ان سب نے بھی فوراً ہی خودکشی کر لی۔ بس اتنا معلوم ہوا ہے کہ کالے گلاب کا کوئی نہ کوئی تعلق ہشام بلڈنگ سے ہے کیونکہ ایک بار ایک آدمی کی جیب سے یہ رقعہ ملا تھا کہ وہ بڑے کالے گلاب سے ملنے کے لئے ہشام بلڈنگ آ جائے" مس فیروزہ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"پھر آپ نے اس بلڈنگ کو چیک کیا؟" فیصل نے پوچھا۔

"یہ بہت بڑی بلڈنگ ہے جس میں بیشمار کمپنیوں کے دفاتر ہیں۔ ہم نے ان سب

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

کے متعلق معلومات حاصل کیں۔ ہر آدمی کی مسلسل نگرانی کرائی مگر بے سُود۔ وہ سب لوگ بے ضرر کاروباری نکلے۔" مس فیروزہ نے جواب دیا۔

"ہوں تو یہ مسئلہ ہے۔" فیصل نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

کھانے سے فارغ ہو کر مس فیروزہ نے انہیں ایک ہوٹل میں پہنچا دیا جہاں ان کے لئے کمرے مخصوص تھے۔ اور وہ انہیں شام کو پانچ بجے تیار رہنے کا کہہ گئی تاکہ وزیراعظم سے ان کی ملاقات کرائی جاسکے اور خود انہیں خداحافظ کہہ کر چلی گئی۔

"ہاں! اب بتاؤ کھانا کھاتے وقت مس فیروزہ کیا کہہ رہی تھی؟ کچھ کالے گلاب کی باتیں ہو رہی تھیں۔" فیروزہ کے جانے کے بعد شہزاد نے فیصل سے پوچھا۔ اور فیصل نے پوری تفصیل بتا دی اور شہزاد اس کی باتیں سُن کر گہری سوچ میں غرق ہوگیا۔

ہشام بلڈنگ واقعی ایک وسیع و عریض پچاس منزلہ بلڈنگ تھی۔ وہ ایک چھوٹا سا شہر معلوم ہوتی تھی۔ شہزاد، فیصل اور ڈیگلا ایک ٹیکسی میں وہاں پہنچے تھے۔ فیروزہ کے جانے کے بعد ان دونوں نے طے کیا تھا کہ وزیراعظم سے ملاقات سے قبل انہیں اپنے طور پر کچھ معلومات حاصل کرنی چاہئیں۔ یہی سوچ کر وہ ہشام بلڈنگ آئے تھے۔ مگر اب اس وسیع و عریض بلڈنگ کے سامنے کھڑے وہ سوچ رہے تھے کہ یہاں کس سے کیا پوچھیں؟ اس بلڈنگ میں تو ہزاروں افراد

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY
www.paksociety.com
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

موجود ہیں۔

"آؤ اندر ہال میں چلتے ہیں"۔ شہزاد نے کہا اور پھر وہ تینوں مین گیٹ سے ہو کر ہال میں پہنچ گئے۔ یہاں ہال میں بھی بڑے شو رُوم بنے ہوئے تھے اور لوگ خریداری میں مصروف تھے۔

ابھی وہ دکانوں کا جائزہ لیتے پھر رہے تھے کہ اچانک شہزاد کی نظریں ایک وضع کے سوٹ میں ملبوس نوجوان پر پڑیں جس کے کوٹ کے کالر میں کالے گلاب کا پھول لگا ہوا تھا۔ وہ جیولری کی ایک بڑی دکان سے نکل کر تیزی سے مین گیٹ سے ہوتا ہوا باہر نکلتا چلا گیا۔ اس کے چہرے پر قدرے پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔

"میرے ساتھ آؤ"۔ شہزاد نے فیصل اور ڈریکولا سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر تیزی سے جیولری کے اس شو رُوم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

یہ ایک بہت بڑا شو رُوم تھا جس

شیشے کے کاؤنٹروں میں انتہائی خوبصورت اور قیمتی زیورات بکھرے پڑے تھے یہاں تقریباً دس سیلزمین تھے۔ ایک طرف ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا تھا۔ اس کے سامنے منیجر کی تختی رکھی ہوئی تھی۔

شہزاد سیدھا اس منیجر کی طرف بڑھا۔ فیصل اور ڈریکولا اس کے پیچھے تھے۔

"فرمایئے!" منیجر نے حیرت سے انہیں دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"کالا گلاب"۔ شہزاد نے منیجر کے قریب پہنچ کر دبے لہجے میں کہا اور منیجر بُری طرح چونک پڑا۔

"کیا مطلب؟ میں سمجھا نہیں"۔ منیجر کے چہرے پر حیرت کے آثار اُبھر آئے۔ مگر شہزاد نے فوراً ہی محسوس کر لیا کہ یہ تاثرات مصنوعی تھے۔

"مطلب یہ کہ کالا گلاب بے حد خوبصورت ہوتا ہے"۔ شہزاد نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ! آیئے میرے ساتھ"۔ منیجر نے جواب

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

دیا۔ اب اس کے چہرے پر قدرے اطمینان کے آثار نمایاں تھے۔ وہ پھر وہ انہیں لے ہوئے شو روم کے کونے میں موجود ایک دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ دروازہ کھول کر وہ ایک راہداری میں آگئے۔ راہداری کے آخری سرے پر ایک اور دروازہ تھا۔ مینجر نے اس بند دروازے پر بڑے مخصوص انداز میں تین بار دستک دی اور دروازہ کھلتا چلا گیا۔

"اندر آ جائیے! باس موجود ہے"۔ مینجر نے کہا اور خود تیزی سے واپس مڑ گیا۔

شہزاد، فیصل اور ڈریکولا اندر داخل ہوگئے یہ ایک بہت بڑا کمرہ تھا۔ جس کے درمیان میں ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک خوبصورت لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔ میز پر تین چار رنگوں کے ٹیلیفون پڑے ہوئے تھے۔

لڑکی انہیں اندر آتے دیکھ کر چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے آثار تھے۔

"کیا بات ہے؟" لڑکی نے چونک کر پوچھا۔

"جب گلاب کالا ہو جائے تو وہ اور زیادہ خوبصورت ہو جاتا ہے"۔ شہزاد نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

"اوہ! آپ کا تعلق کس سیکشن سے ہے میں نے تو آپ کو پہلے کبھی نہیں دیکھا"۔ لڑکی نے اور زیادہ حیرت بھرے انداز میں کہا۔

"ہمارا سیکشن خودمختار ہے۔ آپ اس بات کی فکر نہ کریں"۔ شہزاد نے گول مول سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"خودمختار سیکشن! اچھا اچھا میں سمجھ گئی میں نے بھی اس سیکشن کے متعلق سُن رکھا ہے۔ بہرحال فرمائیے"۔ لڑکی کے لہجے میں اس بار نرمی کے ساتھ ساتھ اطمینان بھی تھا۔

"ہمیں اطلاع ملی ہے کہ حکومت آبان نے حکومتِ پاکیشیا سے کوئی بہت ہی چالاک جاسوس منگوائے ہیں اور یہ بھی علم ہوا ہے کہ یہ جاسوس ہمارے خلاف کام کریں گے"۔ شہزاد نے کہا۔

"ارے ہاں! آپ کی اطلاع درست ہے۔ ہمارے سیکشن نے اس پر کام شروع کر دیا

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

ہے۔ ہمیں اطلاع ملی ہے کہ مس فیروزہ
جاسوسوں سے استقبال کے لئے بھیجی گئی
تھی۔ میں نے اپنے ایجنٹوں کو ہدایت کر
دی ہے کہ وہ مس فیروزہ کی نگرانی کریں
اس سے ہمیں ان جاسوسوں کے متعلق پتہ
چل جائیگا۔ پھر چیف باس ان کے متعلق
جو حکم دینگے ویسا ہی کیا جائے گا" لڑکی
نے جواب دیا۔

"خیر آپ کا پروگرام درست ہے مگر ہمارا
خیال آپ سے مختلف ہے۔ ہمیں اطلاع ملی ہے
کہ حکومت آران نے اس سلسلے میں ایک
سازشی پروگرام تیار کیا ہے۔ وہ یہ کہ جعلی
آدمیوں کو مس فیروزہ کے ساتھ کام گھمایا پھرایا
جلئے گا مگر اصل جاسوس اور ہوں گے تاکہ
ہم لوگ ان جعلی لوگوں کے پیچھے پڑے رہیں
اور اصل جاسوس اپنا کام اطمینان سے کرسکیں"
شہزاد نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"اوہ! اگر ایسی بات ہے تو پھر واقعی
بہت خطرناک اور عیارانہ پروگرام بنایا گیا ہے"

لڑکی نے انتہائی پریشان لہجے میں کہا۔

"ہاں! کچھ ایسی ہی بات ہے اور ہمارا
یہاں آنے کا مقصد بھی یہی تھا کہ آپ
کے سیکشن کو اس بات کی اطلاع کر دیں
اب آپ لوگ ہوشیار رہیں اور چیف باس
کو بھی اس کی اطلاع کر دیں۔ ہمارا سیکشن
درست چیف باس سے متعلق نہیں ہے
اس لئے درخواست ہے کہ یہ اطلاع آپ پہنچا
دیں۔ ہمارا ذکر نہ آئے" شہزاد
نے کہا۔

"اوہ! ٹھیک ہے۔ میں ابھی اطلاع کرتی
ہوں۔ واقعی بڑی اہم اطلاع ہے" لڑکی نے
کہا اور پھر اس نے میز کی دراز کھول کر
ایک چھوٹا سا حساب کتاب کرنے والا کمپیوٹر
نکالا اور اس کا بٹن دبا کر اس نے اس
پر مختلف ہندسے دبانے شروع کر دیئے۔ شہزاد
بڑے غور سے اُسے دیکھ رہا تھا۔ مختلف
ہندسے دبانے کے بعد اس نے ضرب دینے
والا بٹن دبا دیا اور دوسرے لمحے ایک بایک

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

سی آواز کیلکولیٹر سے نکلی۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کوئی شخص کنوئیں سے بول رہا ہو۔

"بلیک روز ہیڈ کوارٹر۔"

"سیکشن تھرٹی سپیکنگ۔" لڑکی نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"یس۔" دوسری طرف سے کہا گیا اور لڑکی نے شہزاد کی دی ہوئی اطلاع پہنچا دی۔ لڑکی نے واقعی شہزاد کے کہنے پر عمل کیا تھا اور ان کا ذکر گول کر گئی تھی۔

"گڈ آئیڈیا! ایسا یقیناً ہو سکتا ہے۔ بہرحال تم اپنا کام کرو۔ میں سیکشن الیون کو اس راہ پر لگا دیتا ہوں۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"بہتر باس۔" لڑکی نے اپنی تعریف پر مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوکے بائی بائی۔" دوسری طرف سے کہا گیا اور لڑکی نے بٹن آف کر کے کیلکولیٹر واپس دراز میں رکھ دیا۔ اس کا چہرہ اپنی تعریف پر کھل اٹھا تھا۔

"میرا خیال ہے کہ پہلا تفصیلی تعارف ہو جائے تو اچھا ہے۔ مجھے لیلیٰ کہتے ہیں اور میں سیکشن تھرٹی کی انچارج ہوں۔" لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا نام فیروز ہے۔ یہ میرے ساتھی امجد اور مسٹر الیکس ہیں۔" شہزاد نے مسکراتے ہوئے مقامی نام بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ! مگر بظاہر تو تم سے بچے دکھائی دیتے ہو۔" لیلیٰ نے خوش دلی سے کہا۔

"یہی تو ہمارے سیکشن کی کامیابی ہے مس لیلیٰ کہ ہم دونوں کو ہر شخص بچے سمجھ کر نظر انداز کر دیتا ہے۔" شہزاد نے جواب دیا۔

"بالکل ٹھیک۔ واقعی اچھوتا آئیڈیا ہے۔ کوئی شخص آپ کو دیکھ کر یہ نہیں کہہ سکتا کہ آپ اتنی بڑی تنظیم میں کام کر سکتے ہیں۔" مس لیلیٰ نے جواب دیا۔

"اچھا اب ہمیں اجازت دیجئے۔ ہم چاہتے ہیں کہ ان پاکیشیائی جاسوسوں کے متعلق اپنے طور پر بھی کام کریں۔" شہزاد نے اٹھتے ہوئے کہا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

"ہاں بالکل! کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ آپ مجھ سے رابطہ رکھیں تاکہ ہم ایک دوسرے سے معلومات کا تبادلہ کر سکیں"۔ لیلیٰ نے تجویز پیش کی۔

"بالکل رکھیں گے۔ آپ بہت اچھی خاتون ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ آپ کی کارکردگی چیف باس کے سامنے بہترین ہو۔ ہم آپ سے پورا پورا تعاون کریں گے"۔ شہزاد نے مسکراتے ہوئے کہا اور لیلیٰ کا چہرہ کھل اٹھا۔ پھر وہ لیلیٰ سے اجازت لیکر شو روم سے باہر نکل آئے۔

تھوڑی دیر بعد وہ تینوں اپنے ہوٹل میں واپس پہنچ چکے تھے۔

"یہ بات ہوئی نا۔ مس فیروزہ کہتی تھی کہ کالے گلاب کا پتہ نہیں چلتا"۔ فیصل نے ہنستے ہوئے کہا۔

"بس قسمت ہی اچھی سمجھو کہ ہماری بے تکی باتیں کامیاب ہو گئیں"۔ شہزاد نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر اس نے فون کا

ریسور اٹھا کر ہوٹل کے منیجر کو کھانا بھیجنے کے لئے کہہ دیا۔

"ارے تھوڑی دیر پہلے تو تم نے ڈٹ کر کھانا کھایا ہے"۔ فیصل نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"خاک کھایا ہے۔ میرے پیٹ میں تو بھوک سے اونٹ بلبلا رہے ہیں"۔ شہزاد نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا اور فیصل بے اختیار ہنس پڑا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

ابھی شام کے پانچ بجنے میں کچھ دیر باقی تھی کہ کمرے میں پڑا ہوا ٹیلیفون بج اٹھا۔ شہزاد نے فوراً ہی رسیور اٹھا لیا۔

"ہیلو فیروزہ بول رہی ہوں"۔ دوسری طرف سے فیروزہ کی آواز سنائی دی۔

"یس شہزاد سپیکنگ"۔ شہزاد نے لہجے کو سنجیدہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ لوگ تیار ہو جائیں۔ کچھ دیر بعد وزیرِاعظم کی شاف کار آپ کو لینے کے لئے پہنچنے والی ہے۔ میں اسی کار میں آؤنگی"۔ فیروزہ نے جواب دیا۔

"مس فیروزہ! نہ ہی آپ آئیں اور نہ ہی شاف کار بھیجیں۔ ہم خود ہی وزیرِاعظم ہاؤس پہنچ جائیں گے"۔ شہزاد نے جواب دیا۔

"ارے وہ کیوں"؟ فیروزہ کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"اس لئے کہ کالے گلاب کا سیکشن تھرٹی آپ کی نگرانی کر رہا ہے تاکہ پاکیشیا سے آنے والے جاسوسوں کا پتہ چلایا جا سکے اور آپ کے ساتھ چلنے سے ہم نظروں میں آ جائیں گے"۔ شہزاد نے جواب دیا۔

"کالے گلاب کا سیکشن تھرٹی"! فیروزہ کی آواز سے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے اس پر حیرت کا باقاعدہ دورہ پڑ گیا ہو۔

"جی ہاں! کالے گلاب کو ہمارے یہاں آنے کی اطلاع مل گئی ہے اور یہ بھی علم ہوگیا ہے کہ آپ ہمارے ساتھ ہیں اس لئے وہ آپ کی نگرانی کر رہے ہیں"۔ شہزاد نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ! مگر تمہیں کیسے پتہ چلا"؟ فیروزہ

www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
RSPK.PAKSOCIETY.COM
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

نے پوچھا۔

"ہم کالے گلاب کے سیکشن ہیڈکوارٹر کے انچارج سے مل چکے ہیں اور میرے سامنے کالے گلاب کے چیف سے بھی بات چیت ہوئی ہے۔" شہزاد نے جواب دیا۔

"میں کیسے یقین کر لوں۔ ہمارا پورا محکمہ کئی ماہ سے کالے گلاب کی کھوج نکال رہا ہے اور آج تک کامیاب نہیں ہوا اور تم لوگ ہوٹل میں بیٹھے بیٹھے کالے گلاب تک پہنچ بھی گئے۔" فیروزہ کے لہجے میں بے یقینی تھی۔

"آپ کو شاید یہ غلط فہمی ہے کہ ہم ہوٹل میں بیٹھے رہے ہیں۔ بہرحال آپ یقین کریں یا نہ کریں۔ یہ آپ کی مرضی ہے۔ ہم وزیراعظم ہاؤس پہنچ رہے ہیں آپ گیٹ پر ہدایات بھجوا دیں۔" شہزاد نے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔ میں گیٹ پر ہدایات دے دونگی۔ آپ ٹیکسی پر آ جائیں۔" فیروزہ نے کہا اور شہزاد نے رسیور رکھ دیا۔

"اسے یقین ہی نہیں آرہا تھا۔" شہزاد نے ہنستے ہوئے فیصل سے مخاطب ہوکر کہا۔

"یقین آنے والی بات ہی نہیں ہے۔ ہمارا بھی تو بس داؤ لگ گیا ہے۔" فیصل نے جواب دیا۔

"اچھا اب چل پڑیں۔ وقت تھوڑا رہ گیا ہے۔" شہزاد نے اٹھتے ہوئے کہا اور فیصل بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"ڈریکولا۔" شہزاد نے ایک طرف کرسی پر بیٹھے ہوئے ڈریکولا سے مخاطب ہوکر کہا۔

"جی آقا!" ڈریکولا نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"تم علیحدہ ٹیکسی میں ہمارا تعاقب کرو اور چیک کرو کہ کہیں ہمارا تعاقب تو نہیں ہو رہا۔" شہزاد نے کہا۔

"تعاقب اور ہمارا، بھلا ہمارا تعاقب کون کریگا۔" فیصل نے چونک کر پوچھا۔

"یہ جاسوسی ہوتی ہی اس قسم کی ہے۔ یہاں ہر طرف سے چوکنا رہنا پڑتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ لیلی ہم سے مطمئن نہ ہوتی

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

ہو اور اس نے ہمارے باہر آتے ہی ہماری نگرانی کا حکم دے دیا ہو"۔ شہزاد نے جواب دیا۔

"ارے تم تو واقعی عظیم جاسوس عرف نیلی چھتری جیسی باتیں کرنے لگے ہو"۔ فیصل نے ہنستے ہوئے کہا اور شہزاد بھی ہنس پڑا اور پھر وہ دونوں دروازہ کھول کر باہر راہداری میں آ گئے۔

چند لمحوں بعد وہ ہوٹل سے باہر کھڑے کسی خالی ٹیکسی کا انتظار کر رہے تھے کہ ایک طرف سے ایک ٹیکسی رینگتی ہوئی آئی اور ان دونوں کے سامنے رک گئی۔

"کہاں جانا ہے"؟ ٹیکسی ڈرائیور نے سر باہر نکالتے ہوئے پوچھا۔

"پرائم منسٹر ہاؤس"۔ فیصل نے کہا۔

"اچھا! کیا وہاں کوئی بے بی شو ہے"؟ ٹیکسی ڈرائیور نے مسخرے پن سے ہنستے ہوئے کہا۔

"تم نے ٹھیک کہا ہے۔ آج وہاں بچوں کی ایک تقریب ہے جس میں عقل مند اور

وہاں بچوں کو انعامات دیئے جاتے ہیں"۔ شہزاد نے ٹیکسی میں بیٹھتے ہوئے جواب دیا۔

"کرایہ ہے تمہارے پاس"؟ ٹیکسی ڈرائیور نے مشکوک انداز میں پوچھا۔

"یہ لو پیشگی رکھ لو"۔ شہزاد نے جیب سے ایک نوٹ نکال کر ٹیکسی ڈرائیور کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور ٹیکسی ڈرائیور نے دانت نکالتے ہوئے نوٹ جھپٹ لیا۔ اور پھر اس نے ٹیکسی آگے بڑھا دی۔

فیصل اور شہزاد دونوں پچھلی نشستوں پر بیٹھے تھے کیونکہ ٹیکسی ڈرائیور نے اپنی ساتھ والی سیٹ پر ایک بوری رکھی ہوئی تھی۔

ٹیکسی مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد ایک ویران سی سڑک پر پہنچ گئی۔ اس سڑک پر ٹریفک نہ ہونے کے برابر تھا اور دور سامنے چھوٹی چھوٹی پہاڑیوں کے آثار نظر آ رہے تھے۔

"یہ تم کہاں جا رہے ہو"؟ اچانک شہزاد نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

"پرائم منسٹر ہاؤس"۔ ٹیکسی ڈرائیور نے مطمئن لہجے میں جواب دیا۔

"نہیں! پرائم منسٹر ہاؤس اس طرف نہیں ہے"۔ شہزاد نے اچھل کر ٹیکسی ڈرائیور کی گردن پکڑتے ہوئے کہا مگر ڈرائیور نے اچانک اپنے جسم کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا اور شہزاد کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے دونوں ہاتھوں سے اسے پیچھے کی طرف دھکیل دیا ہو اور وہ واپس پچھلی سیٹ پر آگرا۔

اسی لمحے ٹیکسی ڈرائیور نے ڈیش بورڈ کا ایک بٹن دبا دیا اور اس کے ساتھ ہی سرر کی تیز آواز سے ایک مضبوط شیشہ اگلی اور پچھلی نشستوں کے درمیان حائل ہو گیا۔ شہزاد نے تیزی سے دروازہ کھولنا چاہا مگر بے سود۔ دروازوں کے ہینڈل جام ہو چکے تھے۔

"یہ کیا ہو رہا ہے"؟ فیصل نے خوف زدہ لہجے میں کہا۔

"ہمیں اغوا کر لیا گیا ہے"۔ شہزاد نے پیچھے مڑ کر دیکھتے ہوئے جواب دیا۔ دراصل وہ ڈریکولا کو چیک کرنا چاہتا تھا مگر سڑک دور دور تک سنسان پڑی ہوئی تھی۔ لہٰذا ڈریکولا کو بروقت تعاقب کے لئے ٹیکسی نہ مل سکی تھی۔

"تم شیطان بچے ہو، اس لئے میں نے ایسا کیا ہے۔ ویسے تم بے فکر رہو۔ میں تمہیں پرائم منسٹر ہاؤس ضرور پہنچاؤں گا"۔ کار کی پچھلی نشست کے اوپر لگے ہوئے ایک مائیک سے ٹیکسی ڈرائیور کی آواز سنائی دی۔

"تم ہمیں کیوں اغوا کر رہے ہو؟ ہمارے پاس نہ تو رقم ہے اور نہ ہی ہمارے ماں باپ اتنے امیر ہیں کہ ہمارے بدلے میں تمہیں کچھ دے سکیں"۔ شہزاد نے منہ بسورتے ہوئے جواب دیا۔

"ہا ہا! تو تم سمجھ رہے ہو کہ میں تمہیں اغوا کر کے لے جا رہا ہوں۔ ارے نہیں بچو! ایسی بات نہیں بلکہ میں تمہیں واقعی پرائم منسٹر ہاؤس لے جا رہا ہوں۔ مگر آدان کے وزیراعظم ہاؤس میں نہیں۔ بلکہ اپنی تنظیم

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
RSPK.PAKSOCIETY.COM PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

کے وزیراعظم کے پاس۔" ٹیکسی ڈرائیور نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"تنظیم کے وزیراعظم!" شہزاد نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں! ہماری تنظیم کا بھی ایک وزیراعظم ہے جو اتفاق سے آدم خور ہے اور بدقسمتی سے اُسے بچوں کا گوشت بے حد مرغوب ہے۔" ڈرائیور نے لہجے کو سنجیدہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ! تم ہمیں خوامخواہ ڈرا رہے ہو۔" اس بار فیصل نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"تمہیں خود ہی معلوم ہو جائے گا۔" ڈرائیور نے جواب دیا اور پھر اس نے کار کو اچانک ایک بائی روڈ پر موڑ دیا۔ یہ ایک چھوٹی سی سڑک تھی جس کے دونوں طرف انتہائی گھنے اور اونچے درخت تھے جس کی وجہ سے یہ سڑک صاف نظر نہ آ رہی تھی۔ تھوڑی دور اس سڑک پر چلنے کے بعد کار نے ایک اور موڑ کاٹا اور پھر وہ ایک بڑے سے پھاٹک میں گھستی چلی گئی۔

یہ ایک محل نما مکان کا پھاٹک تھا۔ کار اس محل کے پورچ میں آکر رک گئی۔ مشین گنوں سے مسلح چار قوی ہیکل آدمی وہاں موجود تھے جن کے چہروں پر بے پناہ درشتگی تھی۔

کار رکتے ہی ڈرائیور نے بٹن دبا کر شیشہ واپس گرا دیا اور اس کے ساتھ ہی دروازے ایک جھٹکے سے کھلے اور ان میں سے دو آدمیوں نے فیصل اور شہزاد کے بازو پکڑ کر انہیں بے دردی سے باہر گھسیٹ لیا۔

"ارے ارے کیا کر رہے ہو؟" فیصل نے تقریباً روتے ہوئے کہا۔

"اُلو کے پٹھے چلے ہیں جاسوس بننے۔" ایک قوی ہیکل آدمی نے بڑے نفرت اور حقارت بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس کے اشارے پر وہ ان دونوں کو گھسیٹتے ہوئے محل کے اندر لے گئے اور مختلف کمروں سے گزرنے کے بعد وہ ایک دروازے پر رکے۔ اور اس کے بعد قوی ہیکل نے جو شاید اس دستے کا انچارج

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
RSPK.PAKSOCIETY.COM PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

تھا۔ دروازے پر مخصوص انداز میں دستک دی اور دوسرے لمحے دروازہ خود بخود کھلتا چلا گیا اور وہ چاروں ان دونوں کو لئے اندر داخل ہو گئے۔ ان کے پیچھے دروازہ خود بخود بند ہو گیا۔

کمرے کے ایک کونے میں ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک نقاب پوش بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے پورے چہرے پر نقاب چڑھا ہوا تھا اور آنکھوں پر اس نے تاریک شیشوں والی عینک لگا رکھی تھی۔

"ہوں تو یہ آگئے پاکیشیا کے جاسوس۔" نقاب پوش کے لہجے میں غراہٹ تھی۔

"یس باس! نمبر ٹو انہیں لے آیا ہے۔ کیا حکم ہے گولی مار دیں؟" اسی قوی ہیکل نے کرخت لہجے میں کہا۔

"نہیں! ابھی میں نے ان سے کچھ معلومات حاصل کرنی ہیں۔" نقاب پوش نے کہا اور پھر وہ کرسی سے اٹھ کر بڑے مطمئن انداز میں چلتا ہوا ان کے قریب آگیا۔

"پاکیشیا حکومت کا کہنا ہے کہ تم دونوں نے وہاں انتہائی شاندار کارنامے انجام دیئے ہیں۔" نقاب پوش نے ان کے قریب آکر جیسے چہچہاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہماری حکومت کی نظروں میں وہ کارنامے شاندار ہو سکتے ہیں مگر ہماری نظروں میں وہ معمولی کام تھے۔" شہزاد نے بڑے بے خوف لہجے میں جواب دیا۔

"مگر" دوسرے لمحے اس کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی جب کہ نقاب پوش کا ہاتھ اچانک حرکت میں آیا اور تھپڑ کی آواز سے کمرہ گونج اٹھا۔ نقاب پوش کا تھپڑ پوری قوت سے شہزاد کے گال پر پڑا تھا۔ اس کے سرخ و سپید گال پر پانچوں انگلیوں کے نشان صاف نظر آنے لگے تھے۔

"تم اپنے آپ کو سمجھتے کیا ہو۔ میں تمہاری بوٹیاں اڑا کے چیل کوؤں کو کھلا دوں گا سمجھے۔" نقاب پوش نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"مگر تم ہو کون اور ہمیں کیوں پکڑ لائے

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

ہو؟" اس بار فیصل نے سوال کیا۔

"تمہیں عزرائیل سمجھ لو۔ بس تم مجھے اتنا بتادو کہ تم ہشام بلڈنگ کی اس جیولری کی دکان میں کیوں گھسے تھے اور تمہیں وہاں کے کوڈ کس نے بتلائے تھے؟" نقاب پوش نے کرخت لہجے میں کہا۔

"ہم تو جانتے بھی نہیں کہ ہشام بلڈنگ کہاں ہے؟" شہزاد نے معصوم سے لہجے میں جواب دیا۔

"ہونہہ! اب تم جھوٹ بھی بولو گے؟" نقاب پوش نے غراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ایک مشین گن بردار سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سیکشن تھرٹی کی مس لیلی کو کال کرو کہ وہ فوراً یہاں پہنچ جائے اور اس کے آنے تک ان دونوں کو روم نمبر فائیو میں ڈال دو۔" نقاب پوش نے حکم صادر کرتے ہوئے کہا۔

"یس باس" مشین گن بردار نے کہا اور پھر تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ باقی مشین گن بردار بھی شہزاد اور فیصل

کو لیے واپس مڑ کر دروازے کی طرف چل پڑے۔

تھوڑی دیر بعد ان دونوں کو ایک کمرے کا دروازہ کھول کر اندر دھکیل دیا گیا اور انہیں اندر دھکیلنے کے ساتھ ہی انہوں نے دروازہ باہر سے بند کر دیا۔

شہزاد اور فیصل دونوں ہی کمرے کے فرش پر بری طرح گرے تھے۔ مگر حالات ہی ایسے تھے کہ انہیں اپنی چوٹیں بھول گئیں اور وہ تیزی سے اٹھ کر دروازے کی طرف بھاگے۔ انہوں نے دروازہ کھولنے کی بھرپور کوشش کی مگر بےسود۔ لوہے کا بنا ہوا دروازہ باہر سے بند تھا۔ اور دروازے میں ایک معمولی سی جھری بھی نہ تھی۔

"مارے گئے۔" فیصل نے تقریباً رونے والے انداز میں کہا۔

"تھپڑ مجھے لگا ہے اور رو تم رہے ہو۔ جاسوسی میں تو ایسا ہی چلتا ہے۔" شہزاد نے مسکراتے ہوئے کہا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

"لعنت بھیجو ایسی جاسوسی پر۔ اچھے بھلے پڑھتے پڑھتے کس چکر میں پھنس گئے ہیں یہ لوگ بہت وحشی ہیں۔ یہ یقیناً ہمیں مار ڈالیں گے"۔ فیصل نے کہا۔

"موت صرف ایک بار ہی آنی ہے۔ اس لئے مرنے کا خیال دل سے نکال دو۔ فی الحال تو کسی طرح یہاں سے فرار ہونے کی ترکیب سوچو"۔ شہزاد نے کہا اور پھر غور کے ساتھ کمرے کا جائزہ لینے لگا۔

کمرہ ہر قسم کے ساز و سامان سے خالی تھا۔ البتہ اس کا فرش عجیب قسم کی اینٹوں سے بنایا گیا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے پیتل کی اینٹیں بنی ہوئی ہوں۔ ابھی وہ فرش کو غور سے دیکھ ہی رہے تھے کہ اچانک انہیں اپنے پیروں میں جلن سی محسوس ہوئی۔ کمرے کا فرش تیزی سے گرم ہوتا جارہا تھا۔

"ارے یہ تو گرم ہو رہا ہے"۔ فیصل نے بے چینی سے ایک پیر اوپر اٹھاتے ہوئے کہا۔

"ہاں"۔ شہزاد نے کہا اور پھر وہ دونوں بری طرح اچھلنے لگے کیونکہ فرش لمحہ بہ لمحہ گرم سے گرم ہوتا چلا جارہا تھا اور وہ دونوں پورے کمرے میں یوں اچھلتے پھر رہے تھے جیسے کسی سرکس کے مسخرے ہوں۔ اور چند لمحوں بعد تو ان دونوں کے حلق سے بے اختیار چیخیں نکلنے لگیں۔ وہ پانی سے باہر نکلنے والی مچھلی کی طرح فرش پر مسلسل اچھل رہے تھے۔ ان کے جسم پسینے سے تر ہوگئے۔ اور آنکھیں باہر کو ابل آئی تھیں۔ انہیں یوں لگ رہا تھا جیسے وہ لمحہ بہ لمحہ آگ کے گہرے سمندر میں ڈوبتے چلے جا رہے ہوں۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

"لعنت بھیجو ایسی جاسوسی پر۔ اچھے بھلے پڑھتے پڑھتے کس چکر میں پھنس گئے ہیں یہ لوگ بہت وحشی ہیں۔ یہ یقیناً ہمیں مار ڈالیں گے"۔ فیصل نے کہا۔

"موت صرف ایک بار ہی آنی ہے۔ اس لئے مرنے کا خیال دل سے نکال دو۔ فی الحال تو کسی طرح یہاں سے فرار ہونے کی ترکیب سوچو"۔ شہزاد نے کہا اور پھر غور کے ساتھ کمرے کا جائزہ لینے لگا۔

کمرہ ہر قسم کے سازو سامان سے خالی تھا۔ البتہ اس کا فرش عجیب قسم کی اینٹوں سے بنایا گیا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے پیتل کی اینٹیں بنی ہوئی ہوں۔ ابھی وہ فرش کو غور سے دیکھ ہی رہے تھے کہ اچانک انہیں اپنے پیروں میں جلن سی محسوس ہوئی۔ کمرے کا فرش تیزی سے گرم ہوتا جارہا تھا۔

"ارے یہ تو گرم ہو رہا ہے"۔ فیصل نے بے چینی سے ایک پیر اوپر اٹھاتے ہوئے کہا۔

"ہاں!" شہزاد نے کہا اور پھر وہ دونوں

بری طرح اچھلنے لگے کیونکہ فرش لمحہ بہ لمحہ گرم سے گرم ہوتا چلا جارہا تھا اور وہ دونوں پورے کمرے میں یوں اچھلتے پھر رہے تھے جیسے کسی سرکس کے مسخرے ہوں۔ اور چند لمحوں بعد تو ان دونوں کے حلق سے بے اختیار چیخیں نکلنے لگیں۔ وہ پانی سے باہر نکلنے والی مچھلی کی طرح فرش پر مسلسل اچھل رہے تھے۔ ان کے جسم پسینے سے تر ہوگئے۔ اور آنکھیں باہر کو ابل آئی تھیں۔ انہیں یوں لگ رہا تھا جیسے وہ لمحہ بہ لمحہ آگ کے گہرے سمندر میں ڈوبتے چلے جا رہے ہوں۔

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

ڈریکولا بھی فیصل اور شہزاد کے پیچھے چلتا ہوا ہوٹل سے باہر آگیا تھا مگر اس نے اپنے آپ کو ایک بند تاریک گلی کے کونے میں چھپا لیا تھا۔ اس کی تیز نظریں سڑک پر جمی ہوئی تھیں۔ سڑک پر دور دور کہیں کوئی ٹیکسی نظر نہ آرہی تھی۔

اچانک ڈریکولا کو اپنے قریب ہی کھسر پھسر کی آوازیں سنائی دیں اور وہ بری طرح چونک پڑا۔ اب تک اس نے گلی کے اندر کی طرف توجہ ہی نہ کی تھی۔ اب اس نے دیکھا کہ گلی کے دوسرے کنارے پر اندھیرے میں ڈوبی ہوئی ایک کار موجود تھی جس کا ڈرائیور منہ سے ٹیلیفون کا ریسیور جیسا آلہ لگائے بڑی آہستہ آواز میں بات کر رہا تھا ڈریکولا نے پوری توجہ اس طرف کر دی اور پھر اس کے کانوں میں چند جملے پڑ گئے۔

"بہتر باس! میں ان دونوں لڑکوں کو لیکر ہیڈ کوارٹر پہنچ جاؤنگا۔ آپ میرا انتظار کریں۔ بے فکر رہیں باس! میں نے کبھی کچی گولیاں نہیں کھیلیں۔ میں انہیں ہرگز مشکوک نہ ہونے دوں گا اور تعاقب کا بھی خاص طور پر خیال رکھونگا"۔ ڈرائیور بڑی آہستہ آواز میں کسی سے باتیں کرنے میں مصروف تھا۔

ڈریکولا دو لڑکوں کے حوالے سے سمجھ گیا کہ ڈرائیور یقیناً فیصل اور شہزاد کے بارے میں ہی باتیں کر رہا ہے۔ اس نے تیزی سے کار کی طرف کھسکنا شروع کر دیا۔ اور جلد ہی وہ کار کی پشت پر پہنچ جانے میں کامیاب ہوگیا۔

قریب جاکر اس نے دیکھا کہ وہ ایک

www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

ٹیکسی تھی۔ ڈرائیور ابھی تک باتوں میں لگا ہوا تھا۔

ڈریکولا نے ایک لمحے کے لئے سوچا اور پھر اس کے ہاتھ تیزی سے جیبوں میں رینگ گئے۔ چند لمحوں بعد جب اس نے ہاتھ باہر نکالا تو اس کے ہاتھ میں ایک پتلی سی تار موجود تھی جس کا ایک سرا ہک کی طرح معمولی سا مڑا ہوا تھا۔ ڈریکولا نے ڈگی کے تالے میں تار کا سرا ڈالا اور اسے مخصوص انداز میں دائیں بائیں گھمانے لگا۔ ایک لمحے بعد ہلکی سی کلک کی آواز سنائی دی اور ڈگی کا تالا کھل گیا۔

ڈریکولا نے تار واپس جیب میں ڈالا اور پھر ڈگی کو آہستہ سے اوپر اٹھا لیا۔ پھر اپنے جسم کو سمیٹ کر وہ بڑی آہستگی اور احتیاط سے ڈگی میں داخل ہو گیا۔ گو کار کی ڈگی میں جگہ کافی کم تھی مگر ڈریکولا نے کسی نہ کسی طرح اپنے جسم کو اس میں سمو لیا اور پھر اس نے ڈگی کو ہاتھ

سے بند کر دیا مگر اس میں اتنی جھری ضرور رکھی کہ ڈگی کا تالا خود بخود بند بھی نہ ہو جائے۔ اور تازہ ہوا بھی اندر آتی رہے۔ اب کار رینگنے لگی تھی۔ پھر وہ گلی میں مڑ کر آہستہ آہستہ رینگتی ہوئی شہزاد اور فیصل کے سامنے جا کر رک گئی۔

"کہاں جانا ہے"؟ ٹیکسی ڈرائیور کی آواز سنائی دی۔

"پرائم منسٹر ہاؤس"۔ فیصل نے جواب دیا تھا۔

"اچھا! کیا وہاں کوئی بےبی شو ہے"؟ ڈرائیور نے مسخرے پن سے جواب دیا۔

"تم نے ٹھیک کہا ہے۔ آج وہاں بچوں کی ایک تقریب ہے جس میں عقلمند اور ذہین بچوں کو انعامات دیئے جانے ہیں"۔ شہزاد کی آواز سنائی دی اور پھر دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آوازیں سنائی دیں اور ڈریکولا سمجھ گیا کہ وہ دونوں ٹیکسی میں بیٹھ گئے ہیں۔ ایک لمحے کے لئے تو ڈریکولا کو خیال آیا کہ ڈگی سے باہر نکل کر یہیں ڈرائیور کی گردن

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

باپ ہے مگر پھر اس نے اپنے آپ کو روک لیا کیونکہ وہ مجرموں کا ہیڈ کوارٹر دیکھنا چاہتا تھا۔

چند لمحوں بعد ہی ٹیکسی تیزی سے آگے بڑھ گئی اور پھر مختلف سڑکوں پر دوڑتی ہوئی ایک ویران سی سڑک پر آگئی۔ اس کے ساتھ ہی ڈریکولا کے کانوں میں ٹیکسی ڈرائیور کے قہقہوں کی آوازیں سنائی دیں اور وہ سمجھ گیا کہ ڈرائیور نے فیصل اور شہزاد کے ساتھ کوئی حرکت کی ہے مگر چونکہ کار کافی تیز رفتاری سے دوڑ رہی تھی اس لئے وہ دبکا رہا۔

تھوڑی دیر بعد کار ایک بائی روڈ پر مڑی اور گھنے درختوں کے درمیان سے ہوتی ہوئی ایک بہت بڑے محل کے پھاٹک میں گھستی چلی گئی۔ محل کی عظیم الشان عمارت کے سامنے ایک بہت بڑا پورچ تھا جہاں جا کر ٹیکسی رک گئی اور پھر اس نے چار انسانوں کے قدموں کی دھمک سنی اور اس کے ساتھ

ہی کار کے دروازے ایک دھاکے سے کھلے۔

"ارے ارے کیا کر رہے ہو۔" فیصل کی کراہتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"الو کے پٹھے چلے ہیں جاسوس بننے۔" ایک بھاری سی حقارت سے بھرپور آواز سنائی دی اور پھر قدموں کی آوازیں محل کی عمارت کی طرف بڑھتی چلی گئیں۔

ڈریکولا نے بڑی پھرتی سے ڈگی کو ذرا اوپر اٹھایا اور پھر اردگرد کسی کو نہ پاکر تیزی سے ڈگی سے باہر نکل آیا اور آہستہ سے ڈگی کو بند کر دیا۔ اسی لمحے کار میں حرکت ہوئی اور ڈریکولا پھرتی سے آگے بڑھ کر ایک کھمبے کی اوٹ میں ہو گیا۔ کار تیزی سے مڑی اور پھر دوبارہ پھاٹک کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

پورچ خالی پڑا ہوا تھا۔ آنے والے فیصل اور شہزاد کو لیکر ایک محل کے اندر غائب ہو چکے تھے۔ ڈریکولا دبے قدموں آگے بڑھا اور پھر آہستہ کے سامنے سے ہوتا ہوا وہ محل

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

کی پشت کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ محل بے حد وسیع و عریض تھا۔ یوں لگتا تھا کہ جیسے کوئی پرانا شاہی محل ہو۔

ابھی وہ ایک کونے سے گھوم کر آگے بڑھا ہی تھا کہ اچانک اُسے اپنے قدموں میں کسی کتے کے غرانے کی آواز سنائی دی۔ ڈریکولا بجلی کی سی تیزی سے جھکا اور دوسرے لمحے ایک خوفناک کتے کا گلا اس کے دونوں ہاتھوں میں جکڑا ہوا تھا۔ کتے کو شائد انتہائی خاموشی سے حملہ کرنے کی خصوصی تربیت دی گئی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ اس کے آنے کی آہٹ تک سنائی نہ دی تھی صرف حملہ کرتے وقت فطری طور پر پیدا ہونے والی غراہٹ ڈریکولا کے کانوں تک پہنچ گئی تھی اور اگر ڈریکولا کو ایک لمحے کی بھی دیر ہو جاتی تو کتا اس کی ٹانگوں کو بھنبھوڑ چکا ہوتا۔ مگر اب وہ ڈریکولا کے دونوں ہاتھوں میں لٹکا ہوا بری طرح پھڑک رہا تھا۔

ڈریکولا نے دونوں ہاتھوں کو پوری قوت سے

دبایا اور کتے کی زبان اور آنکھیں باہر نکل آئیں۔ پھر اس کا جسم ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد ہی وہ ڈریکولا کے مضبوط ہاتھوں میں ہی دم توڑ گیا۔ اور ڈریکولا نے اُسے جھٹکا دیکر دور پھینک دیا۔ اور پھر ہاتھ جھاڑ کر یوں آگے بڑھ گیا جیسے سرے سے کوئی بات ہی نہ ہوئی ہو۔

محل کی پشت پر گھومتے پھرتے اچانک ڈریکولا ٹھٹھک گیا۔ کیونکہ وہاں اسے دروازہ نما ایک خالی جگہ نظر آئی۔ یہ جگہ ایک گول ستون کے ساتھ تھی اور اس میں طاق وغیرہ موجود نہ تھے۔ دروازہ کافی بلندی پر تھا اور تقریباً بارہ تیرہ سیڑھیاں چڑھنے کے بعد اس تک پہنچا جا سکتا تھا۔

ڈریکولا تیزی سے سیڑھیاں چڑھتا چلا گیا۔ دروازے تک پہنچا اور پھر اُسے پار کرکے دوسری طرف بڑھنے لگا۔ یہ ایک فراخ راہداری تھی جو دور تک چلی گئی تھی۔ اس کے دونوں اطراف میں کمروں کے روشندان تھے۔ یہ کمرے

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

شاید تہہ خانے تھے۔ کیونکہ ڈریکولا کے خیال میں ابھی وہ اتنی بلندی پر نہ آیا تھا کہ اصل کمروں کے روشندانوں تک پہنچ سکتا۔

ایک روشندان سے اُسے روشنی کی کرنیں باہر نکلی نظر آئیں اور ڈریکولا دبے پاؤں چلتا ہوا اس روشندان کے قریب پہنچ گیا۔ اس روشندان کا فریم لکڑی کا تھا مگر اس میں دھندلے شیشے فٹ تھے۔ اور ایک سائیڈ سے تھوڑا سا شیشہ ٹوٹا ہوا تھا۔ جس میں سے روشنی باہر آرہی تھی۔ ڈریکولا نے اس ٹوٹے ہوئے شیشے میں سے جھانک کر دیکھا تو وہ چونک پڑا۔ کیونکہ نیچے کمرے میں پانچ مسلح افراد موجود تھے جن میں سے ایک نقاب پوش تھا۔ سامنے ایک بڑا سا ٹیلیویژن پڑا ہوا تھا جس پر ایک کمرے کا منظر صاف نظر آرہا تھا۔ ایک مسلح آدمی دیوار میں لگے ہوئے ایک بڑے سے ریگولیٹر کے قریب کھڑا ہوا تھا۔

ڈریکولا نے دیکھا کہ ٹیلیویژن پر جس کمرے کا منظر دکھائی دے رہا تھا اس میں فیصل اور شہزاد کھڑے ہوئے تھے۔

"آواز کھولو"۔ کمرے میں ایک گرجدار آواز سنائی دی اور ریگولیٹر کے قریب کھڑے ہوئے شخص نے اس کے کونے میں لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے کمرے میں فیصل کی آواز گونج اٹھی۔ وہ جھلاتے ہوئے انداز میں کہہ رہا تھا۔

"لعنت بھیجو جاسوسی پر۔ اچھے بھلے پڑھتے پڑھتے کس چکر میں پھنس گئے ہیں۔ یہ لوگ بہت وحشی ہیں۔ یہ یقیناً ہمیں مار ڈالیں گے"۔

"موت صرف ایک بار ہی آنی ہے اس لیے مرنے کا خیال دل سے نکال دو۔ فی الحال تو کسی طرح یہاں سے فرار ہونے کی ترکیب سوچو"۔ شہزاد کی آواز سنائی دی اور اس نے ساتھ ہی ٹیلیویژن پر وہ کمرے کا بغور جائزہ لیتا ہوا نظر آیا۔

"درجہ حرارت بڑھاؤ اور بڑھاتے چلے جاؤ"۔

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

نقاب پوش نے کرخت لہجے میں کہا اور ریگولیٹر کے قریب کھڑے ہوئے شخص نے ریگولیٹر کی ناب آہستہ آہستہ گھمانی شروع کر دی۔

"ارے یہ تو گرم ہو رہا ہے"۔ فیصل نے اچانک فرش کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں یوں اچھلنے لگے جیسے سرکس کے مسخرے ہوں۔

مسلح شخص ناب کو آہستہ آہستہ گھماتا چلا گیا اور پھر تو فیصل اور شہزاد کے حلق سے چیخیں نکلنے لگیں۔ ان کی چیخوں سے کمرہ گونج رہا تھا۔

ڈریکولا نے دانت بھینچ لئے۔ اور پھر بے اختیار اس نے روشندان کی طرف ہاتھ بڑھا دیئے تاکہ روشندان کو توڑ کر ایک طرف پھینکے اور نیچے کمرے میں چھلانگ لگا دے۔ مگر اسی لمحے نقاب پوش کی آواز گونجی۔

"آف کر دو"۔ نقاب پوش کا لہجہ بے حد کرخت تھا اور مسلح شخص نے ناب کو ایک جھٹکے سے واپس گھما دیا اور دوسرے

فیصل اور شہزاد نے یکدم اچھلنا بند کر دیا اور وہ نڈھال ہو کر کمرے کے فرش پر گر پڑے۔ وہ زور زور سے سانسیں لے رہے تھے۔ ان کے چہروں پر شدید تکلیف کے آثار نمایاں تھے۔

نقاب پوش نے ہاتھ میں پکڑا ہوا مائیک منہ سے لگا لیا۔

"اب بتاؤ لڑکو! تم ہشام بلڈنگ میں جیولری کی دکان میں کیسے پہنچے تھے؟" نقاب پوش کا لہجہ اور زیادہ کرخت ہو گیا تھا۔

"ہم کالے گلاب کی تلاش میں وہاں گئے تھے"۔ شہزاد نے تیز تیز سانس لیتے ہوئے جواب دیا۔

"مگر تمہیں کیسے پتہ چلا کہ وہاں کالے گلاب کا اڈہ موجود ہے اور پھر مخصوص کوڈ تمہیں کس نے بتلائے تھے؟" نقاب پوش نے غراتے ہوئے پوچھا۔

"کسی نے نہیں۔ میں نے خود ہی اندھیرے میں تیر چلایا تھا"۔ شہزاد نے جواب دیا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

"بکواس مت کرو۔ سیدھی طرح بتا دو ورنہ اس بار یہ کمرہ اتنا گرم ہو جائیگا کہ تمہارے جسم کا خون اُبلنا شروع ہو جائے گا۔" نقاب پوش نے دھاڑتے ہوئے کہا۔

"میں صحیح کہہ رہا ہوں۔" شہزاد نے ٹھوس لہجے میں جواب دیا۔

"حرارت آن کر دو۔" نقاب پوش نے دھاڑتے ہوئے کہا اور مسلح آدمی نے ہاتھ ریگولیٹر کی طرف بڑھایا۔

مگر اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور دو آدمی ایک نوجوان عورت کو لئے ہوئے اندر داخل ہوئے۔ عورت نے نیلے رنگ کا غرارہ نما سوٹ پہنا ہوا تھا۔ یہ جیولری ہاؤس والی لیلیٰ تھی۔ کالے گلاب کے سیکشن تھرٹی کی انچارج۔

"ٹھہرو! پہلے مجھے لیلیٰ سے بات کرنے دو۔" نقاب پوش نے ریگولیٹر چلانے والے شخص سے مخاطب ہو کر کہا اور اس نے ہاتھ روک لیا۔ لیلیٰ کے چہرے پر خوف کے آثار نمایاں تھے اور وہ سہمی کھڑی تھی۔

"مس لیلیٰ! کیا یہی وہ لڑکے ہیں جو تمہارے پاس آتے تھے۔" نقاب پوش نے ٹیلیویژن کی سکرین کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ اور لیلیٰ نے غور سے فیصل اور شہزاد کی طرف دیکھا۔

"یس باس! یہی لڑکے تھے۔ انہوں نے میرے پاس آکر صحیح کوڈ ورڈز بولے تھے۔ اور اپنے آپ کو ایک خود مختار سیکشن کے آدمی بتا رہے تھے۔ جب یہ چلے گئے تو مجھے اچانک خیال آیا کہ چیف باس اتنے چھوٹے لڑکوں پر کیسے اعتماد کر سکتا ہے اور پھر جب میرے سیکشن کے آدمی نے بتایا کہ مس فیروزہ ایئرپورٹ سے دو لڑکوں کے ساتھ ہوٹل میں آئی ہے تو میرا شبہ یقین میں بدل گیا۔ چنانچہ میں نے آپ کو اطلاع کر دی۔" مس لیلیٰ نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مس لیلیٰ! ان کی آمد کا مجھے اس لمحے

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

سے علم تھا جب انہوں نے آران کی سرزمین پر قدم رکھا تھا مگر مجھے حیرت اس بات پر ہے کہ یہ تم تک کیسے پہنچ گئے۔ نقاب پوش نے سخت لہجے میں کہا۔

"میں کیا بتا سکتی ہوں باس!" مس لیلی نے سہمے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"ہونہہ! اس سے صاف ظاہر ہے کہ کوئی نہ کوئی کمزوری ایسی رہ گئی ہے جس کی بنا پر ان لڑکوں نے ہمارا سراغ لگا لیا ہے۔ میں وہ کمزوری معلوم کرنا چاہتا ہوں" نقاب پوش نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"باس! جہاں تک میرا خیال ہے یہ دونوں سیکشن الیون کے نمبر تھری کی وجہ سے جیولری ہاؤس کی طرف متوجہ ہوئے ہیں۔ ان کے آنے سے تھوڑی دیر پہلے وہ جیولری ہاؤس میں آپ کا پیغام پہنچا کر گیا تھا اور اس نے عادت کے مطابق اپنے کالر میں کالے گلاب کی کلی لگائی ہوئی تھی" مس لیلی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ! یہی بات ہوگی۔ اس شخص کو کتنی بار کہا گیا ہے کہ وہ ایسا نہ کرے مگر وہ باز نہیں آتا" نقاب پوش نے کہا اور پھر اس نے ایک ساتھی سے کہا۔

"مسٹر ڈی سیکشن سے کہہ دو کہ سیکشن الیون کے نمبر تھری کو ٹھکانے لگا دے"

"بہتر باس!" ایک مسلح شخص نے کہا اور پھر وہ تیزی سے مڑ کر دروازے سے باہر چلا گیا۔

"حرارت آن کر دو اور اسے اس حد تک بڑھا دو کہ ان دونوں کی کھوپڑیاں اُبلنے لگیں!" نقاب پوش نے اچانک ریگولیٹر کنٹرول کرنے والے کو حکم دیا اور اس کا ہاتھ تیزی سے ریگولیٹر کی طرف بڑھا۔

مگر اس سے پہلے کہ اس کا ہاتھ ریگولیٹر تک پہنچتا، ڈریکولا نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور دستی بم باہر نکال لیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ایک جھٹکے سے روشندان کو کھول دیا۔

"خبردار! اگر کسی نے حرکت کی۔ میرے ہاتھ میں

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

جانتے ہو یہ ... پورا کمرہ اڑا دوں گا۔" ڈریکولا نے چیختے ہوئے کہا اور دستی بم والا ہاتھ فضا کی طرف بڑھا دیا۔

نقاب پوش سمیت سب ڈریکولا کی آواز سن کر بری طرح اچھلے اور پھر ان کی نظریں روشندان پر جم گئیں۔

"سب لوگ ہتھیار پھینک کر ایک کونے میں جمع ہو جائیں۔" ڈریکولا نے دوسرا حکم دیا۔ ایک مسلح شخص نے اپنی مشین گن کا رخ اس کی طرف کرنا ہی چاہا تھا کہ نقاب پوش نے روک لیا۔

"اندھے ہو۔ دیکھتے نہیں اس کے ہاتھ میں بم ہے۔ ایک لمحے میں پورا کمرہ اڑ جائے گا۔" اور مشین گن بردار نے مشین گن جھکا لی۔

"جلدی کرو۔" ڈریکولا نے کرخت لہجے میں کہا۔ اور پھر نقاب پوش کے کہنے پر سب نے ہتھیار پھینک دیئے اور سامنے والے کونے میں سمٹ گئے۔

"ان دونوں لڑکوں کو اس کمرے میں بلاؤ۔ صرف پانچ منٹ دے سکتا ہوں۔ ایک منٹ جانے کو اور اگر پانچ منٹ میں دونوں یہاں نہ پہنچے تو میں بم پھینک دوں گا۔" ڈریکولا نے حکم دیتے ہوئے کہا۔

"جاؤ اور ان لڑکوں کو یہاں لے آؤ۔" نقاب پوش نے اپنے ایک ساتھی سے کہا۔ اب کی بار اس کا لہجہ حیرت انگیز طور پر نرم تھا۔ اس کا ایک ساتھی تیزی سے چلتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔ دوسرے منٹ میں وہ ٹیلیویژن کی سکرین پر نظر آیا۔ وہ فیصل اور شہزاد کو بلا رہا تھا۔ پھر فیصل اور شہزاد دونوں سکرین پر سے غائب ہوگئے اور شاید پانچ منٹ پورے نہ ہوئے تھے کہ وہ دونوں اس آدمی سمیت کمرے میں داخل ہوئے۔ جیسے ہی وہ اندر داخل ہوئے نقاب پوش نے اپنے ساتھی کو اشارہ کیا۔ اور انہوں نے بجلی کی سی تیزی سے ان دونوں کو جکڑ لیا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

ہا ہا ہا۔ اب چھینک کر دیکھو بم۔ تم خود ہی اپنے جال میں پھنس گئے ہو۔ نقاب پوش نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

واقعی ڈریکولا سے زبردست حماقت ہوئی تھی۔ اب اس کا بم پھینکنے والا حربہ ناکام ہو گیا تھا کیونکہ اس طرح فیصل اور شہزاد کے بھی پرخچے اڑ جاتے۔

پھر نقاب پوش کے ساتھی اپنی مشین گنوں کی طرف لپکے مگر اسی لمحے نقاب پوش اور اس کا ساتھی جو فیصل اور شہزاد کو جکڑے ہوئے تھے، اچھل کر دو فٹ دور جا گرے۔ ان سب کی توجہ اوپر ڈریکولا کی طرف تھی اور فیصل اور شہزاد بھی سچویشن کو سمجھ گئے تھے۔ اس لئے انہوں نے اچانک اپنے جسموں کو بازیگروں کے سے انداز میں پہلے سکیڑا اور پھر تیزی سے پھیلا دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے بازوؤں پر گرفت کمزور ہو گئی اور پھر ایک مخصوص جھٹکے سے نہ صرف انہوں نے اپنے آپ کو چھڑا لیا بلکہ نقاب پوش

اس کے ساتھی کو بھی اُچھال دینے میں کامیاب ہو گئے۔

نقاب پوش کے ساتھی اسلحے کی بجائے مڑ کر فیصل اور شہزاد سے بھڑ گئے مگر فیصل، شہزاد کو پاکیشیا کے فنِ حرب کے ماہرین نے سرکاری طور پر لڑنے بھڑنے کی بالخصوص تربیت دی تھی اس لئے وہ دونوں بجلی بنے ہوئے تھے۔ اور چند ہی لمحوں میں نقاب پوش کے تین ساتھی زمین چاٹ گئے۔

نقاب پوش نے اٹھ کر باہر کی طرف چھلانگ لگائی۔ مگر شہزاد نے اچھل کر آگے کمر سے پکڑا اور خود نیچے گر کر آگے قلابازی دیکر دیوار سے دے مارا اور پھر بجلی کی سی تیزی سے اس کا ہاتھ بڑھا اور نقاب پوش کے منہ پر چڑھا ہوا نقاب سرر کی آواز سے پھٹتا چلا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی فیصل اور شہزاد دونوں ٹھٹھک گئے۔ نقاب پوش دہلی سیکرٹ سروس کا سربراہ مسلم اصفہانی تھا۔ غدار سامنے تھا۔ ان دونوں کی آنکھوں میں بے پناہ

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

حیرت کے تاثرات تھے۔ وہ یقین نہ کر سکتے
تھے کہ خود سیکرٹ سروس کا سربراہ بھی
غدار جاسوس ہو سکتا ہے۔

"بھاگو! باہر کی طرف بھاگو!" اچانک روشندان
سے ڈریکولا نے تیز آواز میں کہا کیونکہ اس
نے دور سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں
سن لی تھیں۔ چند لوگ اسی کمرے کی طرف
دوڑے چلے آ رہے تھے۔

فیصل اور شہزاد اچانک اچھلے اور پھر وہ
اڑتے ہوئے دروازے سے باہر جا گرے۔

"انہیں گولی مار دو ہر قیمت پر"۔ نقاب پوش
نے چیختے ہوئے کہا اور پھر مس لیلیٰ، نقاب
پوش اور اس کا ساتھی بھی بجلی کی سی تیزی
سے دروازے سے باہر نکلتے چلے گئے۔

ڈریکولا نے دستی بم واپس جیب میں رکھا
اور دروازے کی طرف بھاگتا چلا گیا۔ اب
اس کا وہاں رکنا فضول تھا۔ جلد ہی وہ
دروازے سے باہر آگیا اور پھر اس نے
آگے محل کی پشت پر دوڑنا شروع کر

اس کا خیال تھا کہ ایسے ہی کتنی
دروازے بھی ہوں گے۔ وہ ان دونوں
[illegible] چاہتا تھا۔

جیسے ہی وہ ایک موڑ مڑا۔ پچھلے
[illegible] کا ایک اور دروازہ سامنے تھا۔
[illegible] سائیڈ سے بھی راستہ نکل رہا تھا۔
[illegible] اس راستے پر دوڑتے ہوئے قدموں
[illegible] سنائی دیں۔ ڈریکولا نے جیب میں
ڈال کر پستول نکال لیا اور پھر وہ
[illegible] سے سیڑھیاں چڑھنے لگا۔ مگر عین اسی
[illegible] راستے پر سے فیصل اور شہزاد نمودار ہوئے
اتنی تیزی میں تھے کہ اچانک نہ مڑ
[illegible] اور سامنے دیوار سے جا ٹکرائے اور ان
[illegible] پیچھے لیلیٰ بھاگتی ہوئی آئی۔ اس کے بائیں
[illegible] میں ریوالور تھا اور ٹریگر پر انگلی رکھی
[illegible] تھی۔

ڈریکولا نے لیلیٰ کو دیکھتے ہی فائر کر دیا
اور گولی ٹھیک مس لیلیٰ کے پہلو میں گھستی
[illegible] کی طرح

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

دروازے کے سامنے ہی گر گئی۔

فیصل اور شہزاد دیوار سے ٹکرا کر پلٹے اور پھر سیڑھیوں کی وجہ سے سنبھل نہ سکے اور وہ دونوں اڑتے ہوئے اوپر چڑھتے ہوئے ڈریکولا سے آ ٹکرائے اور ڈریکولا کے ہاتھ سے پستول نکل گیا اور وہ بھی ان کے ساتھ ہی لڑکھڑاتا ہوا نیچے گرنے لگا۔

اسی لمحے[1] دروازے میں سے ایک مجرم نمودار ہوا اور اس نے ان پر فائر کھول دیا مگر گولی سیڑھی سے ٹکرائی۔ چونکہ وہ بھی دوڑتا ہوا آیا تھا اس لئے دروازے کے سامنے پڑی ہوئی لیلیٰ سے ٹکرایا اور پھر وہ بھی لڑکھڑاتا ہوا سیڑھیوں سے نیچے گرنے لگا۔

ڈریکولا نیچے گرتے ہی سنبھلا اور دوسرے لمحے اس نے نقاب پوش کے ساتھی کو چھاپ لیا اس کا ہتھوڑے کی طرح مکہ پوری قوت سے مجرم کی کھوپڑی پر پڑا اور مجرم کی کھوپڑی یوں بکھر گئی جیسے ہڈی کی بجائے بسکٹ کی بنی ہوئی ہو۔

[1] اس لمحے سرورق دیکھئے۔

... ڈریکولا نے چیختے ہوئے کہا اور پھر تینوں اندھا دھند واپس بھاگ پڑے۔

... اسی لمحے انہیں ہر طرف سے کتوں کے بھونکنے کی آوازیں سنائی دیں۔ شاید مجرموں نے ان پر خوفناک کتے چھوڑ دیئے تھے۔

... اس دروازے میں آجاؤ۔" ڈریکولا نے پچھلے دروازے کے قریب پہنچتے ہوئے کہا اور پھر سیڑھیاں چڑھ کر دروازے میں غائب ہو گئے۔ تینوں بھاگتے ہوئے راہداری میں بڑھتے چلے گئے۔

"کہیں ہم چوہوں کی طرح پھنس نہ جائیں۔" شہزاد نے کہا۔

"نہیں ایسا نہیں ہوگا۔" ڈریکولا نے کہا اور پھر وہ اسی کمرے کے روشندان کے قریب پہنچ گیا۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے روشندان کا فریم پکڑ کر ایک زور دار جھٹکا دیا۔ دوسرے لمحے روشندان فریم سمیت اس کے ہاتھوں میں تھا۔ ڈریکولا نے پھرتی سے جیب سے رسی نکالی اور اسے ایک ستون سے

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

باندھ دیا۔

اب اس رسی کو پکڑ کر وہ تینوں باری باری گھسٹتے ہوئے کمرے کے اندر پہنچ گئے۔ کمرہ خالی پڑا ہوا تھا۔

کمرے میں پہنچتے ہی وہ تینوں دروازے سے باہر نکلتے چلے گئے اور پہلے والی سمت دوڑنے کی بجائے مخالف سمت میں دوڑتے چلے گئے۔

اچانک انہیں ایک کمرے کے دروازے کے اندر سے نقاب پوش کے بولنے کی آواز سنائی دی۔ وہ کسی سے باتیں کر رہا تھا۔

ڈریکولا نے دروازے کو دھکیلا تو وہ کھلتا چلا گیا۔ سامنے کمرے میں ایک الماری کی طرف رخ کئے نقاب پوش ٹرانسمیٹر پر کسی سے بات کر رہا تھا۔

"چیف باس! دونوں لڑکے اور اس کا ساتھی بہت ہوشیار اور چالاک ہیں مگر وہ اڈے سے نکل نہیں سکتے۔" نقاب پوش

"انہیں فوراً گولی مار کر مجھے رپورٹ دو نمبر ٹو۔ ورنہ خود مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔" دوسری طرف سے ایک غراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یس باس! آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی۔" نقاب پوش نے کہا۔ اس کا لہجہ بے حد مودبانہ تھا۔

مگر اسی لمحے ڈریکولا نے نقاب پوش پر چھلانگ لگا دی اور اس کا ایک ہاتھ نقاب پوش کی گردن پر اور دوسرا ہاتھ کمر کے گرد پڑا۔ اور اس نے نقاب پوش کو جکڑ لیا۔

ایک لمحے کے لئے تو نقاب پوش بوکھلا گیا مگر دوسرے ہی لمحے وہ لٹو کی طرح گھوما اور اس نے دونوں گھٹنے آگے کی طرف جھکا کر اپنے جسم کو کمان کی طرح کر کے واپس ایک زور دار جھٹکا دیا اور ڈریکولا اچھل کر واپس فیصل

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

اور شہزاد پر آگرا۔ جو اس کے پیچھے کھڑے تھے۔ اور پھر وہ تینوں ایک دوسرے سے ٹکرا کر نیچے فرش پر گرے۔

نقاب پوش نے بجلی کی سی تیزی سے الماری میں ہاتھ ڈال کر اُسے ایک جھٹکا دیا اور زمین وہ جگہ جہاں فیصل، شہزاد اور ڈیکولا نیچے گرے تھے، درمیان سے پھٹتی چلی گئی اور وہ تینوں کسی اندھے کنوئیں میں ہاتھ پیر مارتے نیچے گہرائی میں گرتے چلے گئے۔

چند ہی لمحوں بعد ان تینوں کے جسم ایک جالی نما فرش سے ٹکرائے اور وہ ایک بار پھر ایک دوسرے سے بُری طرح ٹکرا گئے۔

پھر جیسے ہی ان کے جسم ساکت ہوئے اچانک چٹ کی آواز سے وہ کنواں روشن ہو گیا۔

ان تینوں نے دیکھا کہ وہ خاصی گہرائی میں ایک باریک جالی نما فرش پر پڑے ہوئے تھے۔

اور پھر یہ دیکھ کر ان کے رونگٹے کھڑے ہو گئے کہ جالی کے نیچے کافی گہرائی میں پوری چوڑائی میں تیز دندانوں والے بے شمار آرے نصب تھے جو کنوئیں کی ایک دیوار سے نکل کر دوسری دیوار میں غائب ہو رہے تھے۔ اور ان کے درمیان چند انچ کا فاصلہ تھا۔

ہا ہا ہا! اب تم تینوں کی موت اتنی عبرتناک ہوگی کہ تم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ کنوئیں کی دیواروں سے مسلم اصفہانی کا قہقہہ پھوٹا اور اس کے ساتھ ہی آرے چلنے کی تیز آوازیں سنائی دیں۔

اور پھر ان تینوں نے دیکھا کہ آرے انتہائی تیز رفتاری سے حرکت کر رہے تھے۔

اب میں نیچے سے جال ہٹا دوں گا اور تم تینوں ان چلتے ہوئے آروں پر گرو گے اور نتیجہ ظاہر ہے کہ تمہارے جسموں کی بوٹیاں تک چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں کٹ جائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

گی"۔ مسلم اصفہانی کی غراتی ہوئی آواز سنائی دی۔ آواز دیواروں سے نکل رہی تھی۔

ان چلتے ہوئے آروں کو دیکھکر فیصل، شہزاد اور ڈیکولا کے خوف کے مارے رونگٹے کھڑے ہوگئے۔ واقعی ایک بھیانک موت ان کے سامنے تھی اور ان کے بچنے کا کوئی راستہ تک نہ تھا۔

کنوئیں کی دیواریں بالکل سپاٹ تھیں اور وہ اس کے منہ سے خاصی گہرائی میں تھے واقعی وہاں سے نکلنا ناممکن تھا۔

"کیا تم ہی کالے گلاب کے سربراہ ہو؟" اچانک شہزاد نے پوچھا۔

"اچھا! موت کے منہ میں پہنچ کر بھی تمہارے ہوش باقی ہیں۔ میں تو کالے گلاب کا ایک ادنیٰ خادم ہوں۔ کالا گلاب تو ایک بہت بڑی طاقت ہے جس تک پہنچنا ناممکن ہے۔ سمجھے"۔ مسلم اصفہانی نے چیخ کر کہا۔

"کیا ایسا نہیں ہوسکتا کہ تم ہمیں معاف کر دو۔ ہم واپس اپنے ملک چلے جائیں گے"۔ اچانک فیصل نے کہا۔ خوف کے مارے اس کا برا حال تھا۔

"ہا ہا! زندگی کی بھیک مانگ رہے ہو۔ تم نے کالے گلاب کو کیا سمجھ رکھا تھا۔ تم جیسے بچے اس کی گرد تک بھی نہیں پہنچ سکتے۔ یہ ٹھیک ہے کہ تم بے حد چالاک اور ہوشیار ہو اور تم کالے گلاب کے ایک سیکشن کو ٹریس کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ مگر کالا گلاب ایک بہت بڑی تنظیم ہے۔ اتنی بڑی کہ تم تصور تک بھی نہیں کر سکتے۔ مگر اب بھیانک اور اذیت ناک موت تمہارا مقدر بن چکی ہے"۔ مسلم اصفہانی نے کہا۔

جالی کے نیچے بھیانک آرے پوری تیز رفتاری سے چل رہے تھے اور فیصل، شہزاد اور ڈیکولا کو پوری طرح احساس تھا کہ اگر یہ جالی نما فرش ان کے قدموں سے

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 | f PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

نکل گیا تو پھر انہیں موت سے کوئی نہ بچا سکے گا۔

شہزاد کا ذہن انتہائی تیزی سے اس یقینی اور بھیانک موت سے بچ نکلنے کی ترکیبیں سوچ رہا تھا۔ اسی لئے اس نے مسلم اصفہانی سے باتیں کرنا شروع کر دی تھیں مگر سچویشن ایسی تھی کہ بچ نکلنے کا کوئی راستہ نظر نہ آرہا تھا۔

"اچھا اب تم چھٹی کرو۔ تمہارے جسم کے ہزاروں ٹکڑے میں تحفے کے طور پر چیف باس کو پیش کروں گا۔" مسلم اصفہانی کی آواز سنائی دی۔

"دیواروں سے چمٹ جاؤ۔ کناروں پر یقیناً جالی بچ جائے گی۔" اچانک شہزاد نے چیخ کر کہا اور پھر وہ تینوں تیزی سے دیواروں کی طرف لپکے۔ مگر دوسرے لمحے ایک سرر کی آواز نکلی اور جالی انتہائی تیز رفتاری سے سمٹتی ہوئی مکمل طور پر دیواروں میں غائب ہوگئی اور ان کے جسم ایک جھٹکا کھا کر

نیچے چلتے ہوئے تیز رفتار آروں پر گرتے چلے گئے اور ان تینوں کے حلقوں سے بے اختیار چیخیں نکل گئیں۔ بھیانک اور خوفناک موت اب یقینی ہو چکی تھی۔

چند لمحوں بعد وہ آروں پر گرنے والے تھے اور پھر ان کے جسموں کے ہزاروں ٹکڑے ہو جانے تھے۔ تیز رفتاری سے چلتے ہوئے آرے لمحہ بہ لمحہ قریب آتے جا رہے تھے اور پھر ان کے حلق سے نکلنے والی آخری چیخوں سے کنواں گونج اٹھا۔

ختم شد

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

فیصل شہزاد اور ڈریکولا کی زندگی کا سب سے بھیانک کارنامہ

مصنف: مظہر کلیم ایم اے



• کیا فیصل شہزاد اور ڈریکولا کے جسم ہزاروں ٹکڑوں میں تقسیم ہو گئے یا وہ اس بھیانک موت سے بچ نکلنے میں کامیاب ہو گئے؟

• کالا گلاب کی بھیانک سرگرمیاں عروج پر پہنچ گئیں اور ملک میں قتل و غارت کا طوفان امڈ پڑا۔

• کیا فیصل شہزاد کالے گلاب کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو گئے ———؟

فیصل شہزاد اور ڈریکولا کا انتہائی حیرت انگیز اور سسپنس سے بھرپور کارنامہ

یوسف برادرز پبلشرز بکسیلرز پاک گیٹ ملتان

عمرو کا عیاری سے بھرپور۔ دلچسپ کارنامہ

عمرو اور ڈاشاک جادوگر

مصنف: ظہیر احمد

ڈاشاک جادوگر۔ جو سردار امیر حمزہ کا لشکر تباہ کرنے کے لئے ایک خوفناک سازش کر رہا تھا۔

عمرو عیار۔ جس نے ڈاشاک جادوگر کو ہلاک کرنے کی بیحد کوشش کی مگر۔؟

عمرو عیار۔ جسے ڈاشاک جادوگر نے حقیر چوہے کی مانند قابو کر لیا۔

سفید دیو۔ جس کا مقابلہ عمرو عیار کو کرنا پڑا — کیوں —؟

کیا عمرو سفید دیو سے شکست کھا گیا؟

عمرو عیار نے سفید دیو اور ڈاشاک جادوگر کو کس طرح ہلاک کیا ——؟ جادو، طلسم اور خوفناک بلاؤں کے درمیان گھری ہوئی ایک ایسی کہانی جسے پڑھ کر آپ عمرو عیار کو بے حد بے بس بھی دیکھیں گے۔

نئی کہانی —— نیا انداز —— عمرو کا نیا کارنامہ

شائع ہو گیا ہے

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY
www.paksociety.com
www.paksociety.com